771

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8-مارچ 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات اوقاف اور بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت ان قواعد کے قاعدہ (3)95 کی مقتضیات معطل کی جائیں تاکہ مسودہ (ترمیم) قانون کچی آبادیاں پنجاب 2012 کو فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونیز نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (تنسیخ) پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 49 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007پنجاب2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007پنجاب2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

772

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007پنجاب2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب2011(مسودہ قانون نمبر54بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب2011منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)کمشنرز بحالیات2011(مسودہ قانون نمبر52بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)کمشنرز بحالیات 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)کمشنرز بحالیات2011منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بیدخل اشخاص2011(مسودہ قانون نمبر53بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وبیدخل اشخاص 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وبیدخل اشخاص 2011 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011 (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے منصوبہ بندی و ترقیات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011 منظور کیا جائے۔

773

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعرات،8۔مارچ2012

(یوم الخمیس،14۔ربیع الثانی1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر34منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا
إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (33)
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (34)
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ
عَظِيمٍ (35)

سُوۡرَةُ حٰمٓ السجدة آیات 33تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں(33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمھارا گرم جوش دوست ہے(34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جاون ویکھن والیاں
ویہڑے تیرے کھیڈے رب دا لاڈلا
واہ حلیمہؓ تیریاں خوشحالیاں
سو گئی امت تے آقا جاگدے
کیتیاں لجپال نے رکھوالیاں
کی وگاڑے گا زمانہ اوس دا
جس دیاں آقا کرے رکھوالیاں

سوالات

(محکمہ جات اوقاف اور بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات اوقاف اور بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر محمد اشرف چوہان صاحب کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!ان کے ایماء پر سوال نمبر 4896 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز خاتون ممبر نے ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں بیت المال کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4896: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنی بیت المال کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان کے چیئرمین کون کون ہیں؟

(ج) ان کمیٹیوں کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم ملی، تفصیل کمیٹی وار بتائیں؟

(د) بیت المال کمیٹیاں یہ فنڈز کہاں کہاں خرچ اور تقسیم کر سکتی ہیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران بیت المال فنڈز کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو آڈٹ رپورٹ فراہم کریں؟

(و) کتنی رقم کا خورد برد ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں صرف ایک ضلعی بیت المال کمیٹی ہے۔

(ب) بیت المال کمیٹیاں ابھی تشکیل کے مراحل میں ہیں لہذا اب کوئی چیئرمین نہ ہے۔

(ج)

2007-08	-/5,455,647 روپے
2008-09	-/7,536,316 روپے

(د) مذکورہ ضلعی بیت المال کمیٹی غریب بیواؤں، معذور افراد، ضعیف اور بے سہارا لوگوں کے لئے مالی امداد، جہیز فنڈ، وظیفہ جات، علاج معالجہ، قرض بلا سود، این جی اوز کی امداد اور انتظامی اخراجات کی مد میں خرچ کر سکتی ہے۔

(ہ) آڈٹ نہیں ہوا۔

(و) کوئی رقم خُورد بُرد نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ سوال 14۔ نومبر 2009 کو دیا گیا تھا اور اس میں پوچھا گیا ہے کہ "ضلع گوجرانوالہ میں کتنی بیت المال کمیٹیاں ہیں؟" اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع گوجرانوالہ میں صرف ایک ضلعی بیت المال کمیٹی ہے۔ بیت المال کمیٹیاں ابھی تشکیل کے مراحل میں ہیں لہذا اب کوئی چیئرمین نہ ہے۔" جبکہ جز (ج) میں جواب دیا جا رہا ہے کہ 08-2007 میں -/5,455,647 روپے اور 09-2008 میں -/7,536,316 روپے خرچ کئے گئے۔ آگے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ ضلعی بیت المال کمیٹی کے ذریعے غریب بیواؤں، معذور افراد، ضعیف اور بے سہارا لوگوں کے لئے مالی امداد اور جہیز فنڈ وغیرہ کے لئے یہ رقم خرچ کی جاتی ہے تو وزیر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ جب چیئرمین نہیں اور ایک ہی کمیٹی ہے تو یہ اتنی رقم کیسے خرچ ہوئی، کہاں پر خرچ ہوئی اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس وقت گوجرانوالہ کی ضلعی بیت المال کمیٹی کا چیئرمین موجود ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ سوال 2۔ جنوری 2010 کو ترسیل ہوا ہے۔ منسٹر صاحب پہلے میری پوری بات سُن لیں۔ اگر اس کمیٹی کا چیئرمین ہے تو پھر جواب میں اس کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا اور یہاں House میں updated information کیوں مہیا نہیں کی جاتی؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میری بہن ٹھیک کہتی ہیں، چونکہ اُس وقت کمیٹی نہیں بنی تھی اس لئے چیئرمین بھی نہیں تھا۔ میں آج latest position بتا رہا ہوں کہ اب گوجرانوالہ میں بیت المال کمیٹی کا چیئرمین ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ہ) میں لکھا ہے کہ آڈٹ نہیں ہوا اور آگے جز(و) میں کہہ رہے ہیں کہ کوئی رقم خُورد بُرد نہ ہوئی ہے تو منسٹر صاحب اس کا بھی updated جواب دے دیں کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آڈٹ نہ ہو، ہر سال آڈٹ ہوتا ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس وقت کمیٹیاں فعال نہیں تھیں اور یہ funds کمیٹیوں کے accounts میں پڑے ہوئے تھے اس لئے اُس وقت آڈٹ نہیں ہو سکا۔ اب چونکہ کمیٹیاں functional ہو چکی ہیں اس لئے اب ہم نے ان کا پچھلا آڈٹ بھی کرا دیا ہے اور موجودہ عرصہ کا آڈٹ بھی ہو گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ اس آڈٹ رپورٹ کو House میں پیش کیا جائے۔ محکمہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ کوئی آڈٹ ہوا اور نہ ہی کوئی خُورد بُرد ہوئی تو اس بارے میں updated جواب دیا جائے کہ جو آڈٹ ہوا ہے اس میں ان دو سالوں کی کتنی خُورد بُرد سامنے آئی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ funds استعمال نہیں ہوئے اس لئے اس میں خُورد بُرد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر میری بہن چاہتی ہیں تو میں انہیں آڈٹ رپورٹ مہیا کر دوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ بتایا جائے کہ اگر funds استعمال نہیں ہوئے تو 2008-09 میں -/7536316 روپے کہاں خرچ ہوئے ہیں؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ کمیٹیاں functional ہو چکی ہیں اس لئے اب یہ funds استعمال ہو رہے ہیں۔ اُس وقت آڈٹ اس لئے نہیں ہوا کیونکہ وہ رقم account میں موجود تھی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال آڈٹ سے متعلق ہی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ چونکہ کمیٹیاں نہیں تھیں اس لئے آڈٹ نہیں ہوا۔ کمیٹیاں آڈٹ نہیں کراتیں بلکہ آڈٹ سرکاری افسران، اہلکار کراتے ہیں اور وہ اس وقت موجود تھے۔ میری اطلاع کے مطابق 2007-08 اور 2008-09 میں funds خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب بیت المال third party evaluation کراتا ہے اور اس کا Internal Audit بھی ہوتا ہے اس لئے یہ کہنا کہ آڈٹ نہیں ہوا درست نہیں ہے۔ اگر اے جی کا آڈٹ نہیں ہوا تو ان کا اپنا internal audit یا third party audit ہوا ہے تو منسٹر صاحب اس آڈٹ رپورٹ کے بارے میں بتائیں، یہ انہوں نے کیسے claim کر لیا ہے کہ کوئی رقم خُورد بُرد نہیں ہوئی؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اُس وقت یہ رقم خرچ نہیں ہوئی اس لئے خُورد بُرد کا chance ہی نہیں تھا۔ جب یہ رقم خرچ نہیں ہوئی، اس کا حساب کتاب نہیں تھا تو اسی لئے اس کا آڈٹ بھی نہیں ہوا۔ اب آڈٹ ہوا ہے اگر معزز ممبر چاہیں تو میں انہیں اس آڈٹ رپورٹ کی کاپی مہیا کر سکتا ہوں۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ الحمد للہ کوئی خُورد بُرد نہیں ہوئی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! محکمہ خود کہہ رہا ہے کہ 2007-08 میں -/5,455,647 روپے اور 2008-09 میں -/7,536,316 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ میں تو اسی حوالے سے پوچھ رہا ہیں۔ منسٹر صاحب کیسے کہہ رہے ہیں کہ خرچ نہیں ہوا؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! پنجاب بیت المال کونسل نے انہیں funds مہیا کئے تھے کیونکہ وہاں ہمارا ایک آفیسر ہوتا ہے جو کہ ضلع میں سیکرٹری کہلاتا ہے۔ یہ funds ان کو دے دیئے گئے تھے لیکن خرچ نہیں ہوئے۔ پنجاب بیت المال کونسل کی طرف سے تو رقم گئی تھی لیکن کمیٹی نہ ہونے کی وجہ سے یہ رقم خرچ نہیں ہوئی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ statement ٹھیک نہیں ہے کیونکہ پچھلی حکومت کے دوران 2007-08 میں بیت المال کمیٹیاں موجود تھیں۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ funds خرچ نہیں ہوئے اگر یہ رقم خرچ نہیں ہونی تھی تو پھر حکومت کے اکاؤنٹ سے یہ رقم کمیٹیوں کو کیوں transfer کی گئی، اگر یہ رقم حکومت پنجاب کے اکاؤنٹ میں پڑی رہتی تو اس کا profit ملتا یا کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال ہو جاتی اور وہاں پر یہ پیسا کیوں فضول پڑا رہا ہے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! سال 2007-08 میں بیت المال کمیٹیاں نہیں تھیں۔ کمیٹیاں تو اب 2011 میں بنی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ رانا عبدالرحمٰن صاحب پچھلی

اسمبلی میں موجود تھے۔اگر معزز ممبر اس کی مزید تفصیل چاہتے ہیں تو نیا سوال دے دیں میں انہیں اس حوالے سے ساری تفصیلات منگوادوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس tenure میں کمیٹیاں اب بنی ہیں لیکن پچھلے tenure کے اندر کمیٹیاں موجود تھیں۔ چلیں، میں وزیر موصوف کی بات مان لیتا ہوں کہ کمیٹیاں موجود نہیں تھیں۔ جب کمیٹیاں موجود نہیں تھیں، انہیں پتا تھا کہ یہ پیسا distribute نہیں ہونا تو پھر حکومت کے اکاؤنٹ سے پیسا transfer کیوں ہوا؟ یہ پیسا کسی اور مصرف میں آسکتا تھا۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس وقت ہماری حکومت نہیں تھی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: سال 2008 میں تو آپ کی حکومت تھی۔ایک طرف آپ پچھلی حکومت کو defend کر رہے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ ہماری حکومت نہیں تھی۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس وقت نگران حکومت نے ان کمیٹیوں کو کام کرنے سے منع کر دیا تھا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ہ) میں کہا گیا ہے کہ "آڈٹ نہیں ہوا" میں سمجھتا ہوں کہ چاہے کوئی بھی محکمہ ہو اس کا سال میں ایک مرتبہ آڈٹ mandatory ہوتا ہے تو وزیر موصوف کیسے کہہ رہے ہیں کہ آڈٹ نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: کرنل صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ late آئے ہیں۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ چونکہ یہ رقم خرچ نہیں ہوئی اس لئے اس کا آڈٹ بھی نہیں ہوا۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد شفیق خان صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 9304، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد شفیق خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبائی بیت المال سے طلباء وطالبات کو وظائف دینے کی تفصیلات

*9304: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی بیت المال سے تعلیمی اداروں کے بشمول یونیورسٹیوں کے ہونہار طلباء کو اب بھی وظائف دیئے جارہے ہیں؟

(ب) ان وظائف کی مد میں گزشتہ تین سالوں میں حکومت پنجاب نے کل کتنے طلباء وطالبات کو وظائف جاری کئے، ان وظائف کی سال وار مالیت کیا تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے متذکرہ بالا وظائف دینا بند کر دیئے ہیں، اگر جواب اثبات میں ہے تو کس بنا پر ایسا کیا گیا ہے، کیا آئندہ بجٹ سال 12۔2011 میں حکومت اس مد میں کوئی فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ صوبائی بیت المال سے تعلیمی اداروں کے ہونہار طلباء کو وظائف دیئے جارہے ہیں۔

(ب) ان تین سالوں میں حکومت پنجاب نے کل 879 طلباء وطالبات کو وظائف جاری کئے۔ سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال2008	683	6,028,600/-روپے
سال2009	88	1,730,400/-روپے
سال2010	108	3,282,600/-روپے

(ج) یہ درست نہ ہے۔حکومت 12-2011 میں وظائف کی مد میں فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم مالی سال 12-2011 کی گرانٹ تاحال وصول نہ ہوئی ہے۔وصولی کے بعد گرانٹ کا 25 فیصد حسب پالیسی 24,000,000/- روپے طلباء کے وظائف کے لئے مختص کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2008 کے اندر 683 طالب علم وظائف سے مستفیض ہوئے، 2009 کے اندر یہ تعداد کم ہو کر 88 رہ گئی اور پھر 2010 میں 108 طالب علموں نے ان وظائف سے فائدہ اٹھایا۔منسٹر صاحب اس کمی کی وجہ بتا دیں؟ دوسرا جواب کے

جز(ج) میں لکھا گیا ہے کہ مالی سال 12-2011 کی گرانٹ وصول نہ ہوئی ہے۔یہ مارچ کا مہینہ ہے اور budget yearجون کے مہینے میں ختم ہو جائے گا اگر ابھی تک گرانٹ وصول نہیں ہوئی تو جو طالب علم وظیفہ کے اوپر گزر بسر کرتے ہیں وہ آج تک کیسے گزارا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ پچھلے سالوں میں یہ کمیٹیاں نہیں تھیں تو سارے پنجاب سے درخواستیں پنجاب بیت المال کونسل لاہور آتی تھیں۔ پنجاب بیت المال کونسل کو یہ اختیار حاصل تھا کہ جو لوگ scrutinize ہو کر آتے تھے اُن کو امداد دیں۔ انہیں یہ فرمانا کہ ہمیں ابھی تک وہ فنڈ نہیں ملا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر سال یہ practice رہی ہے کہ ہمیں یہ فنڈز انہی دنوں میں ملتے ہیں جو مارچ، اپریل، مئی اور جون تک distribute ہو سکیں۔ اس طرح سے پرانی روایت کے تحت ہی اب ہمیں فنڈز مل رہے ہیں اور انشاء اللہ جون تک یہ تمام معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ ایک عوامی مسئلہ ہے اور اس کے اوپر غریب لوگوں کا گزارا ہوتا ہے کیا وزیر موصوف بتادیں گے کہ چار سال تک کمیٹیاں کیوں نہیں بنیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! کمیٹیاں نہ بننے کا سوال بار بار ہوتا ہے اس دوران ہم اچھے، نیک اور دیانتدار لوگ ڈھونڈتے رہے، اب وہ سارے available ہو گئے ہیں تو کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! پنجاب کی آبادی نو کروڑ ہے تو دیانتدار لوگ ڈھونڈنے میں ان کو آٹھ نو مہینے لگے تو دیانتدار لوگ ڈھونڈنے میں ان کا کیا criteria تھا کہ یہ شخص دیانتدار ہے اور یہ بد دیانت ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! معزز ممبر نیا سوال کریں میں انہیں criteria بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! on her behalf سوال نمبر 5332 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی-175 قصور-اوقاف کی اراضی کی لیز و دیگر تفصیل

***5332: محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-175 قصور میں اوقاف کی کتنی زمین ہے نیز یہ زمین کہاں کہاں پر واقع ہے؟

(ب) مذکورہ زمین کتنے عرصہ کے لئے کن کن لوگوں کو لیز پر دی گئی ہے، ان کے نام اور پتا کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ زمین کن قواعد و ضوابط کے تحت اور کن کن شرائط پر کتنے عرصہ کے لئے کس ریٹ کے حساب سے دی گئی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) حلقہ پی پی-175 قصور میں کل اراضی 364 کنال 02 مرلے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔	خانقاہ شاہ جمال (آمدہ انڈیا)	واقع موضع مصطفیٰ آباد	رقبہ تعدادی 102 کنال 15 مرلے
2۔	دربار شریف للیانی (آمدہ انڈیا)	واقع موضع مصطفیٰ آباد	رقبہ تعدادی 56 کنال 08 مرلے
3۔	تکیہ پیر (آمدہ انڈیا)	واقع موضع مصطفیٰ آباد	رقبہ تعدادی 9 کنال 14 مرلے
4۔	تکیہ گلاب شاہ	واقع موضع کھارا تحصیل قصور	رقبہ تعدادی 124 کنال
5۔	دربار حضرت بابا بلھے شاہ	واقع موضع کھارا تحصیل قصور	رقبہ تعدادی 71 کنال 05 مرلے

(ب) اراضی مذکورہ عرصہ ایک سال (10-9) کے لئے درج ذیل پٹہ داران کو دی گئی ہے۔

1-	خانقاہ شاہ جمال واقع موضع مصطفیٰ آباد	محمد بشیر ولد حبہ ڈوگر ٹھٹھہ ڈوگراں بشمول مصطفیٰ آباد
2-	دربار شریف للیانی واقع موضع مصطفیٰ آباد	ظہور خان نمبردار ولد روپ خان بستی ظہور خان والی بشمولہ مصطفیٰ آباد
3-	تکیہ پیر واقع موضع مصطفیٰ آباد	قیصر محمود ولد خورشید احمد بیرون کوٹ حلیم خان قصور
4-	تکیہ گلاب شاہ واقع موضع کھارا	محمد شفیع ولد سمن خان میواتی، غربی بستی میواتیاں مصطفیٰ آباد
5-	دربار حضرت بابا بلھے شاہ موضع کھارا	محمد ظفر ولد امام دین انصاری موضع کھارا تحصیل قصور

(ج) قواعد وضوابط اور شرائط نیلام کی عکسی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، محکمہ مال کے طے کردہ علاقائی ریٹ کے حساب سے نیلام عام میں عرصہ ایک سال کے لئے دی گئی ہے۔زرپٹہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-خانقاہ شاہ جمال واقع موضع مصطفیٰ آباد	رقبہ تعدادی102کنال15مرلے	زرپٹہ -/162,600	سال2009-10
2-دربار شریف للیانی واقع موضع مصطفیٰ آباد	رقبہ56کنال08مرلے	زرپٹہ -/42,960	سال2009-10
3-تکیہ پیر واقع موضع مصطفیٰ آباد	رقبہ تعدادی56کنال08مرلے	زرپٹہ -/7,000	سال2009-10
4-تکیہ گلاب شاہ واقع موضع کھارا	رقبہ تعدادی56کنال08مرلے	زرپٹہ -/140,000	سال2009-10
5-دربار حضرت بابا بلھے شاہ موضع کھارا	رقبہ تعدادی56کنال08مرلے	زرپٹہ -/63,000	سال2009-10

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ اراضی کچھ لوگوں کو پٹہ داری پر دی گئی ہے تو وزیر موصوف بتائیں کہ یہ اراضی پٹہ دار کو lease پر دینے کا کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف وبیت المال!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ادھر سے ہمارے لوگ جاتے ہیں اور وہاں پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے نمائندوں کی موجودگی میں یہ اوپن آکشن ہوتی ہے۔ اگر میرے بھائی کہیں تو میں اس کی شرائط پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، disposed of۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 7192 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور-پائلٹ پرائمری سکول مادھولال حسین باغبانپورہ کی تعمیر ودیگر تفصیلات

***7192: الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پائلٹ پرائمری سکول مادھولال حسین باغبانپورہ لاہور دوبارہ کب اور کتنی لاگت سے تعمیر ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کو عجلت میں گرادیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ سکول میں کلاس وار بچوں کی تعداد کیا تھی اور سٹاف کی تعداد کیا تھی؟

(د) کیا اس عمارت کی تعمیر پر جو لاکھوں روپے خرچ ہوئے اور ضائع کر دیئے گئے اس بارے میں کوئی محکمانہ انکوائری ہوئی؟

(ہ) اگر جز(د) کا جواب اثبات میں ہے تو انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت لاکھوں روپے ضائع کرنے پر محکمانہ انکوائری کروانے اور ذمہ داران سے ریکوری کرنے اور قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ سوال محکمہ تعلیم سے متعلق ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس سکول کو عجلت میں گرایا گیا بلکہ محکمہ تعلیم و سکول انتظامیہ کو پیشگی اطلاع کے بعد منہدم کیا گیا۔

(ج) یہ سوال محکمہ تعلیم سے متعلق ہے۔

(د) یہ عمارت بلااجازت محکمہ اوقاف کی زمین پر تعمیر کی گئی تھی جسے تمام فریقین کو پیشگی اطلاع اور باقاعدہ ضابطہ کے مطابق کارروائی کرنے کے بعد گرایا گیا ہے۔جہاں تک اس کے تعمیراتی اخراجات کے ضائع ہونے پر محکمانہ انکوائری کا تعلق ہے یہ معاملہ محکمہ تعلیم سے متعلق ہے۔

(ہ) جواب جزہائے بالا میں تفصیل سے دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جز(الف) میں دیا گیا ہے کہ یہ سوال محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہے۔ جز(ج) یہ سوال محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہے۔ جب یہ بلڈنگ محکمہ اوقاف کی زمین پر بن گئی تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ محکمہ تعلیم کے متعلق ہے کیونکہ یہ ان کی پراپرٹی بنتی ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ محکمہ اوقاف کے این او سی کے بغیر وہاں پر محکمہ تعلیم نے سکول کھول دیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت صرف یہ کہہ دینا کہ یہ محکمہ تعلیم کے متعلقہ ہے اور اس کا جواب نہ دینا، میرے خیال میں ہاؤس کے اندر یہ بات جائز نہیں ہے۔ محکمہ بلڈنگ کو چاہیئے تھا کہ محکمہ تعلیم سے پتا کر کے اس سوال کا جواب

دیتے کیونکہ یہ سکول ان کی زمین کے اوپر بنا ہے اور تینوں محکموں کی وجہ سے حکومت کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اگر اُس وقت انہوں نے این او سی نہیں لیا تو محکمہ اوقاف نے اُنہیں تعمیر کرنے سے روکا کیوں نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف وبیت المال!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ بلڈنگ بناتے وقت کوئی این او سی نہیں لیا گیا اور اُس وقت حکومتیں ایسی ہی تھیں کہ جہاں جو چاہے کر لو، کسی کو پوچھا نہ جائے۔ ہمارے دور میں این او سی جاری ہوا تھا، نہ ہم نے انہیں اجازت دی تو چونکہ انہوں نے این او سی نہیں لیا تو یہ ناجائز تجاوزات میں شامل تھی۔ انہیں بار بار نوٹس دیئے گئے چونکہ وہاں پر لوگوں کی ڈیمانڈ تھی کہ وہاں پر بہت بڑی مسجد بنے۔ جب انہیں بار بار نوٹس دیئے گئے کہ آپ اپنا ملبہ اُٹھالیں، انہوں نے نہیں اُٹھایا تو پھر ہم نے باامر مجبوری سپریم کورٹ کے حکم کے تحت ناجائز قابضین کو وہاں سے اُٹھا کر مسجد کی توسیع کی، تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ایسی problem والی بات ہوئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس وقت تو ناجائز قابضین کا ملبہ گرا دیا گیا لیکن وہ افسران کدھر ہیں جب این او سی کے بغیر وہاں پر بلڈنگ کی تعمیر شروع ہوئی، کیا اُن کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کی گئی، کیا اُس وقت اُن کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف وبیت المال!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ایسے ہزار ہا چاند چڑھ چکے ہیں جنہیں کوئی پوچھتا ہی نہیں تھا تو یہ سارے معاملات اُسی دور کے ہیں تو یہ اب ہم سے کیوں پوچھتے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اب تو آپ کے پاس اختیار ہے آپ کسی پر ذمہ داری تو عائد کریں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف وبیت المال!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ میرے پاس آ کر مجھے بتائیں تو میں اس معاملہ کو آگے چلانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال جناب آصف بشیر بھاگٹ کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 9611 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب آصف بشیر بھاگٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*9611: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک ضلع منڈی بہاؤالدین کو بیت المال کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس مد میں تقسیم کی گئی، کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس ضلع میں بیت المال کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(د) اس ضلع میں بیت المال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک ضلع بیت المال کمیٹی منڈی بہاؤالدین کو -/3,083,838 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹیاں غیر فعال ہونے کی وجہ سے کسی مد میں کوئی رقم تقسیم نہ ہوئی۔

(ج) ضلع میں ایک اکاؤنٹنٹ، ایک جونیئر کلرک اور ایک نائب قاصد کی اسامی ہے اور ایک ہی دفتر ہے جو ڈسٹرکٹ کمپلیکس نزد کنگ روڈ منڈی بہاؤالدین واقع ہے۔

(د) اس وقت ضلعی بیت المال کمیٹی کے دفتر میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ کمیٹیاں غیر فعال تھیں اس لئے یہ رقم تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں ابھی تک فعال ہیں اور اس سوال کا جواب 20۔اپریل 2011 کو آیا ہے اور اسے ایک سال ہونے والا ہے اس کی latest position کیا ہے کہ ان کے پاس کتنے فنڈز ہیں اور کتنے distribute ہو چکے ہیں اور یہ کمیٹیاں کیسے کام کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ اب کمیٹیاں فنکشنل ہیں اور فنڈز تقسیم ہو رہے ہیں تو موجودہ سال میں ہم نے انہیں 57 لاکھ ایک ہزار 284 روپے کا فنڈ دے رکھا ہے اور وہ انشاء اللہ تقسیم ہو رہا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے فنڈز دیئے تھے اور اس وقت تک کتنے تقسیم ہو چکے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ہم نے جو فنڈز دے دیئے ہیں وہ تقریباً تقسیم ہو چکے ہیں۔

جناب شہزاد سعید چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے پاس دو گھڑے گھڑائے جواب ہیں۔ نیا سوال دے دیں یا میں بعد میں بتادوں گا، یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ 39 لاکھ 64 ہزار روپے کا فنڈ ہے چونکہ 718 مستحقین میں تقسیم ہو چکا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کل کتنے فنڈز ملے، کتنے خرچ ہوئے اور بیلنس کتنا ہے، ابھی انہوں نے خرچ بتایا ہے، بیلنس نہیں بتا رہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف و بیت المال!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ان فنڈز میں سے 25 فیصد غرباء/ناداروں میں تقسیم ہوتے ہیں، 25 فیصد طلباء کے لئے ہوتے ہیں، 12 فیصد ہم ہیلتھ کے لئے دیتے ہیں۔ یہ ساری تفصیل اسی طرح ہے جس کا criteria طے ہے ہم اُسی کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اپنے اپوزیشن ممبران سے گزارش کروں گا کہ بے چارے وزیر صاحب کا قصور نہیں ہے۔ مجھے ایک معزز وزیر نے دس پندرہ دن پہلے بتایا تھا کہ آج میرے محکمہ کے سوالات تھے اور مجھے سیکرٹری نے بریفنگ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے بس میں کچھ نہیں بلکہ یہاں one man show ہے صرف وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس سارے اختیارات ہیں۔ میری اپنے معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وزیر صاحب پر ہاتھ ہلکا ذرا رکھیں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! راجہ صاحب میرے بزرگ ہیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرائے جائیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے رتبہ کے لحاظ سے کہا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: راجہ صاحب ابھی جواں سال ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ ماشاء اللہ ہیں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ ان کی اپنی سوچ ہے۔ ہمارے محکمہ کے سیکرٹری اور اہلکاران ہمیں بریفنگ دیتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 7195 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دربار مادھولال حسین سے ملحقہ قبرستان میں تدفین کے بارے میں تفصیلات

*7195: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی چٹھی نمبری SOP-VI(121)2/A مورخہ 3-مارچ 2009 کے تحت قبرستان ملحقہ دربار حضرت مادھولال حسین باغبانپورہ لاہور میں تدفین پر پابندی عائد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار پر تعینات محکمہ اوقاف کے عملہ کی ملی بھگت سے مبلغ بارہ ہزار روپے فی میت لے کر تدفین کروا رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پابندی سے لے کر تا حال قبرستان میں بننے والی قبروں کی تحقیقات کروانے اور اسکے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے کے لئے تیار ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی چٹھی نمبر SOP-VI(121)2/A مورخہ 03-03-09 کے تحت قبرستان ملحقہ دربار حضرت مادھو لال حسین باغبانپورہ لاہور میں تدفین پر پابندی عائد ہے کیونکہ دربار شریف کی بیرونی باؤنڈری وال کے مین گیٹ سے اندر دائیں طرف واقع پرانے قبرستان میں ایک انچ جگہ بھی قبر کے لئے موجود نہ ہونے کی وجہ سے مین گیٹ کے بائیں جانب قبروں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا چونکہ یہ خالی جگہ قبرستان کے لئے مختص نہ تھی بلکہ جمعرات اور عرس میں زائرین کے استعمال کے لئے تھی لہذا نئی قبور پر جناب سیکرٹری اوقاف نے پابندی عائد فرمادی اور موجودہ قبروں کی چاردیواری کروادی۔

(ب) یہ درست نہیں، چونکہ محکمانہ پالیسی کے مطابق دربار شریف سے ملحقہ قبرستان میں قبر کی دیکھ بھال کی فیس دس ہزار روپے مقرر ہے لیکن اب مزید قبر کی گنجائش نہ ہونے کے سبب کوئی نئی تدفین ممکن ہی نہ ہے۔

(ج) احکام پابندی نئی قبور سے لے کر تا حال کوئی نئی تدفین نہ ہوئی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں پہلے آپ سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ [*******]

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ غلط الفاظ کہہ رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر راجہ ریاض صاحب جو ہمارے اپوزیشن لیڈر ہیں وہ بزرگ ہو گئے ہیں تو پھر [*******]

جناب سپیکر: یہ playground نہیں ہے۔ میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ دربار حضرت مادھو لال حسین باغبانپورہ میں تدفین پر کیا پابندی عائد ہے تو ان کے محکمہ نے جواب دیا کہ تدفین پر پابندی

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

عائد ہے اور ایک چٹھی نمبر کا حوالہ بھی دیا ہے کہ اس کے تحت قبرستان ملحقہ دربار حضرت مادھولال حسین باغبانپورہ لاہور میں تدفین پر پابندی عائد ہے کیونکہ دربار شریف کی بیرونی باؤنڈری وال کے مین گیٹ سے اندر دائیں طرف واقع پرانے قبرستان میں ایک انچ جگہ بھی موجود نہ ہے۔ مجھے جواب پڑھ کر ایسے لگا کہ کسی نے عملی طور پر جاکر دیکھا ہے کہ وہاں پر ایک انچ بھی جگہ available ہے یا نہیں ہے جبکہ وہاں زمینی حقائق یہ ہیں کہ کچی قبریں جب خستہ حال ہو جاتی ہیں تو ان پر نئی قبریں بنا دی جاتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے کوئی نظرانداز نہیں کر سکتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ گارنٹی دے سکتے ہیں کہ وہاں ان کا عملہ کوئی نئی قبر نہیں بنا رہا؟ اس کے برعکس میرے پاس شواہد موجود ہیں کہ وہاں پر نئی قبریں سوال دینے کے بعد بھی بنی ہیں اور تدفین ہوئی ہے۔

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جس تاریخ کو پابندی لگ گئی تو اس کے بعد وہاں کوئی قبر نہیں بنی۔ اگر میری بہن کو شکایت ہے تو میں ان کے ساتھ وہاں جانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر کوئی ایسی شکایت ہو گی تو اس کی انکوائری بھی ہو گی اور کسی نے ایسی زیادتی کی ہے تو اسے اس کی سزا بھی ملے گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں، میں ان کا بہت احترام کرتی ہوں لیکن ہر بات کے جواب میں اگر ہم اپوزیشن والوں نے ہی ان کی رہنمائی کرنی ہے تو پھر یہ گورنمنٹ کس بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس جو ثبوت ہے وہ بیان کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ تو ٹھیک ہے کہ ثبوت مہیا کئے جائیں۔ اب کیا قبرستان دکھانے کے لئے بھی اپوزیشن کو ساتھ جانا پڑے گا؟

جناب سپیکر: انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق صحیح بات کی ہے لیکن اگر آپ کے پاس adverse معلومات ہیں تو بتائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کا کام نہیں ہے، ان کے پاس بہت بڑی منسٹری ہے اور اوقاف کی کمیٹی کے چیئرمین بہت بعد میں بنے ہیں۔ کیا ان کی منسٹری کے لوگ جواب دینے سے پہلے یہ بھی چیک نہیں کر سکتے کہ جو باتیں جواب میں لکھی گئی ہیں ان میں صداقت بھی ہے یا نہیں ہے اگر لکھا ہوا غلط ثابت ہو جائے تو یہ اپنے محکمہ کے خلاف کیا کارروائی کریں گے؟

جناب سپیکر: مجھے اور اس House کو ان کی بات ماننا پڑے گی کیونکہ انہوں نے authentic بات کی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہاں پر ایک انچ جگہ بھی موجود نہیں ہے۔ اگر وہاں پر ایک انچ کی بجائے بہت سارے انچ available ہوں گے تو کیا یہ جواب درست ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ وہاں نئی قبر نہیں بنی اور قبر کے لئے ایک انچ جگہ بھی نہیں ہے جو جواب میں لکھا گیا ہے لیکن وہاں جو لوگ قبریں بنانا چاہتے تھے اس میں ہم نے رکاوٹ ڈالی ہے وہ جگہ محفوظ ہے۔ وہ جگہ زائرین کے استعمال کے لئے ہے اس لئے وہاں جگہ تو موجود ہے لیکن قبروں کے لئے جگہ نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ verify کریں کیونکہ ابھی بھی وہاں پر بہت سی تختیاں لگی ہیں جن پر تاریخ وفات لکھی ہوئی ہے۔ اس کو منسٹر صاحب اپنے محکمہ سے چیک کرائیں اور پھر ایوان میں تمام ممبران کو اس سے آگاہ کریں کیونکہ محکمہ کا یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: اگر یہ ثابت ہو گیا کہ نئی قبریں بنی ہیں جن کی تختیاں بھی لگی ہوئی ہیں تو پھر محکمہ کے خلاف آپ کیا action لیں گے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! محکمہ ان کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کرے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! محکمہ ان کے خلاف کارروائی نہیں کرے گا بلکہ محکمہ کے خلاف کیا کارروائی ہو گی جنہوں نے یہ غلط جواب دیا ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میری مراد محکمہ ہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ غلط جواب دینے والے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں گے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار پر تعینات محکمہ اوقاف کے عملہ کی ملی بھگت سے مبلغ بارہ ہزار روپے فی میت لے کر تدفین کروا رہے ہیں؟ اس کا جواب بڑا مضحکہ خیز ہے کہ یہ درست نہیں، چونکہ محکمانہ پالیسی کے

مطابق دربار شریف سے ملحقہ قبرستان میں قبر کی دیکھ بھال کی فیس دس ہزار روپے مقرر ہے، یہ جو دس ہزار روپے فیس مقرر ہے اس کی وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جب اجازت تھی تو اس وقت تدفین کے لئے دس ہزار روپے فیس لی جاتی تھی۔ جب پابندی لگ گئی تو اس کے بعد کوئی فیس وصول نہیں کی جارہی۔ وہ دس ہزار روپے صرف ایک بار لئے جاتے تھے اسی میں دیکھ بھال کی جاتی تھی۔ وہاں تنخواہ دار ملازمین ہوتے ہیں وہ آئندہ بھی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اب ایک دفعہ کی فیس سالہا سال تو نہیں چل سکتی۔ اس کے بعد ہم اپنے ملازمین کو خود تنخواہ دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر قبر کی دیکھ بھال کے لئے دس ہزار فیس لی جاتی ہے تو یہ نہایت افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اس میں تحریک التوائے کار دیں تو ہم اس پر action لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! on her behalf سوال نمبر 9639 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ آمنہ الفت کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل کی تفصیلات

*9639: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ضلع کی سطح پر بیت المال کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں، اگر نہیں تو کیا عوامل آڑے آرہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیت المال کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے مستحق افراد یا اداروں کو امداد یا علاج معالجے کی سہولت نہیں؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پنجاب بیت المال کونسل کے اجلاس منعقدہ 18-07-2011 میں صوبہ پنجاب میں ضلع کی سطح پر بیت المال کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں۔

(ب) نہیں، یہ درست نہ ہے کیونکہ ضلعی بیت المال کمیٹیاں غیر فعال ہونے کی صورت میں پنجاب بیت المال کونسل کی انتظامی کمیٹی لاہور کی طرف سے مستحق افراد کی امداد کی سہولت موجود ہوتی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ تقریباً ایک سال قبل کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ لاہور کی طرف سے مستحق افراد کو امداد تقسیم ہوتی ہے لیکن اس کا طریق کار کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب وزیر صاحب دو مرتبہ پہلے بتا چکے ہیں۔ آپ پہلے یہاں پر موجود نہیں تھیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: ٹھیک ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین سال کمیٹیاں غیر فعال رہی ہیں ان تین سالوں میں کتنے لوگوں کو کس کس مد میں امداد تقسیم کی گئی ہے۔

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جواب میں سے ہی ضمنی سوال نکالے جاتے ہیں۔ یہ صرف یہ بتا دیں کہ ان تین سالوں میں کتنے مستحق لوگوں کو امداد دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! 3 کروڑ 13 لاکھ 36 ہزار 227 روپے ہم نے تقسیم کئے ہیں۔ اب محترمہ پھر مزید سوال کی تفصیل پوچھیں گی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے رقم پوچھی ہی نہیں بلکہ میں نے پوچھا ہے کہ کتنے لوگوں کو تقسیم کی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو اتنی لمبی چوڑی تفصیل چاہئے تو اُس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ ضمنی سوال ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ (الف) سے لے کر (ی) تک گنتی کرتے جائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! صرف یہ بتا دیں کہ آیا ایک ہزار، پانچ سو یا ایک سو لوگوں کو امداد دی ہے۔

جناب سپیکر: وہ اندازاً تو نہیں بتا سکیں گے۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر!880 لوگوں کو امداد دی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس جواب سے پھر سوال نکل آیا ہے۔ تقریباً تین سال میں صرف 880 لوگ مستحق نہیں تھے۔ جب کمیٹیاں فعال ہوتی ہیں تو ایک ہی کمیٹی سے تقریباً 100 لوگوں کو امداد دی جاتی ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے سارے پنجاب کی بات کی ہے کیونکہ ہیڈ کوارٹر پورے پنجاب کو تقسیم کرتا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں صرف لاہور کا پوچھ رہی ہوں کہ تین سال میں صرف 800 لوگوں کی پورے لاہور میں امداد بہت کم ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جس طرح محترمہ کہہ رہی ہیں اس کو بڑھا دیا جائے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! بڑھا دیتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ مذاق میں پڑ گئے ہیں۔ میرے بڑھانے سے مراد یہ ہے کہ امداد ٹھیک طریقے سے تقسیم نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میرے کہنے پر بڑھا لیا جائے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جس طرح محترمہ کہتی ہیں بڑھا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ کہتی ہیں کہ آپ نے تین سال میں تعداد بہت کم بتائی ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ جب کمیٹیاں فعال نہیں تھیں تو پنجاب ہیڈ کوارٹر کو درخواستیں آتی تھیں۔ ضلع میں ہمارا سیکرٹری موجود ہے جو درخواستیں scrutinize کر کے ہیڈ کوارٹر میں بھیجتا تھا۔ جتنی درخواستیں آ گئی تھیں انہیں امداد تقسیم کر دی گئی تھی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا سوال شاید یہ ٹھیک طرح سمجھ نہیں پا رہے۔ منسٹر صاحب پورے پنجاب کی figure بتا رہے ہیں جبکہ میں صرف لاہور کے متعلق پوچھ رہی ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پونے تین سال جب کمیٹیاں غیر فعال رہی ہیں تو یہ 800 کی تعداد بہت کم ہے۔ جب کمیٹیاں فعال ہوتی ہیں تب کی آپ figure دیکھیں کہ کتنے مستحقین کو رقم تقسیم کی جاتی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جتنا فنڈ میسر ہوتا ہے اسی حساب سے تقسیم ہوتا ہے اور پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر ہم فیصلہ کرکے انہیں تقسیم کر دیتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پونے تین سال ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے جنہیں امداد کی فراہمی ٹھیک طریقے سے نہیں ہو سکی۔ منسٹر صاحب صرف اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہی ہیں کہ لوگوں کو امداد ٹھیک طرح سے نہیں ہو پائی۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جب کیٹیاں نہیں تھیں اُس دوران جتنے لوگوں کی درخواستیں ہیڈکوارٹر کو موصول ہوئیں انہیں امداد دے دی گئی ہے۔ میں اُس وقت وزیر نہیں تھا کہ اُن سے کہتا کہ آ جائیں اور بہت زیادہ لے جائیں جو میں نہیں کر سکتا تھا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! بقایا فنڈ کہاں پر خرچ کیا، کیا وہ فنڈ lapse ہو گیا تھا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ باقی فنڈ کیا lapse ہو گیا تھا؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! کہیں بھی lapse نہیں ہوا بلکہ ہیڈکوارٹر میں پیسا موجود ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ on the floor of the House کہیں کہ پونے تین سال کا پیسا ہیڈکوارٹر میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آگے چلنے دیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7255 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حضرت بابا فرید گنج شکر و دیگر مزارات سے متعلقہ تفصیل

*7255: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حضرت بابا فرید گنج شکر پاکپتن، 2- دیوان حاجی شیر بورے والا، 3- حضرت داؤد بندگی شیر گڑھ اوکاڑہ، 4- حضرت شاہ مقیم، حجرہ شاہ مقیم کے مزارات حکومت کی تحویل میں ہیں؟

(ب) اگر یہ مزارات حکومت کی تحویل میں ہیں تو ان مزارات پر سکیورٹی کے کیا انتظامات ہیں؟

(ج) ان مزارات پر حکومت کی طرف سے زائرین کے لئے لنگر کا کیا انتظام ہے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) دربار حضرت شاہ مقیم حجرہ شاہ مقیم کے علاوہ تمام مزارات محکمہ اوقاف پنجاب کی تحویل میں ہیں۔

(ب)

(1) دربار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پاکپتن پر سکیورٹی کے معاملات سیفٹی اینڈ سکیورٹی سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ کی جانب سے 12 عدد سکیورٹی گارڈز مع اسلحہ و میٹل ڈیٹکٹر تعینات ہیں۔ جبکہ محکمہ کی طرف سے 4 عدد لیڈی سکیورٹی گارڈز مع میٹل ڈیٹکٹر تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ زائرین کی چیکنگ کے لئے 6 عدد واکی ٹاکی (وائر لیس سیٹ)، 5 عدد واک تھرو گیٹس نصب ہیں اور دربار شریف کے مختلف مقامات پر 10 عدد خفیہ کیمرہ جات نصب ہیں۔

(2) دربار حضرت دیوان چاولی مشائخ المعروف بابا حاجی شیر بوریوالہ پر 11 سکیورٹی گارڈ مع پانچ metal detectors تعینات ہیں۔

(3) دربار حضرت داؤد بندگی شیر گڑھ اوکاڑہ پر ایک عدد سکیورٹی گارڈ تعینات ہے۔

(ج)

(1) دربار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پاکپتن پر زائرین کے لئے یومیہ بنیاد پر دو بار لنگر کی فراہمی کا محکمانہ بندوبست موجود ہے جس کے لئے سالانہ گرانٹ مبلغ -/240,000 روپے مختص ہے۔

(2) دربار حضرت دیوان چاولی مشائخ المعروف بابا حاجی شیر بوریوالہ پر زائرین کے لئے لنگر کا انتظام موجود ہے جس کے لئے سالانہ گرانٹ مبلغ -/24,000 روپے مختص ہے۔

(3) دربار حضرت داؤد بندگی شیر گڑھ اوکاڑہ پر زائرین کے لئے سالانہ عرس کے موقع پر لنگر کے انتظام کے لئے -/20,000 روپے مختص ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ دربار حضرت شاہ مقیم حجرہ شاہ مقیم کے علاوہ تمام مزارات محکمہ کی تحویل میں ہیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ مذکورہ دربار کو محکمہ اوقاف اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو کیا کوئی سیاسی وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ دربار حضرت شاہ مقیم حجرہ شاہ مقیم محکمہ کی تحویل میں نہ ہے۔ اگر محترمہ سمجھتی ہیں کہ یہ ہمارے محکمہ کی تحویل میں آنا چاہئے تو یہ درخواست دے دیں ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ کیوں درخواست دیں گی؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں تو acquire نہیں کر سکوں گا کیونکہ اُس کے قواعد و ضوابط ہیں جس میں اُس دربار کی آمدنی، اخراجات اور سارے معاملات دیکھنے ہوتے ہیں پھر ہی دربار یا مسجد دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے اب نشاندہی کر دی ہے لہذا اب آپ اپنے طور پر کارروائی کریں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اگر یہ کہتی ہیں تو ہم انکوائری کرا لیتے ہیں کہ آیا feasible ہے کہ وہ محکمہ کے پاس آ جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت سے ایسے دربار ہیں جن کی شاید اتنی خاص آمدنی نہیں ہے مگر وہ بھی محکمہ کی تحویل میں ہیں۔ یہ کیسا جواب ہوا کہ اگر یہ کہہ دیتے ہیں تو ہم تحویل میں کرا لیتے ہیں۔ کیا اس چیز کی انہیں خود information نہیں ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جن درباروں میں فسادات کا خطرہ ہو تو پھر ہم حکومت کی ہدایت پر انہیں بھی تحویل میں لے لیتے ہیں لیکن یہاں پر as such ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے کیونکہ وہاں پر کافی مضبوط گدی نشین موجود ہیں جو معاملات کو بہتر چلاتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کیسے check کیا جاتا ہے کہ فسادات کہاں ہو سکتے ہیں اور کہاں نہیں ہو سکتے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! متعلقہ علاقہ کو پتا چل جاتا ہے۔ اگر زیادہ فسادات بنیں تو اخبارات میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقہ تھانہ، ڈی سی او اور کمشنر صاحبان ہمیں بتاتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایسا جواب ہے جسے سن کر نہایت دکھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ بابا فرید گنج شکر کے دربار پر جو سکیورٹی انتظامات کئے گئے ہیں یہ کب سے شروع کئے گئے ہیں نیز سکیورٹی کے لئے جو اشیاء فراہم کی گئی ہیں اِن پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں، حکومت ان سکیورٹی کے انتظامات کو مزید سخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ اس دربار پر کچھ عرصہ قبل بم دھماکا بھی ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے حضرت بابا فرید گنج شکر کی تفصیل دے دی ہے کہ پہلے ہمارے سکیورٹی گارڈ ہوتے تھے۔ اب ہم نے باقاعدہ ایک سکیورٹی کمپنی کو hire کیا ہے جنہوں نے اپنے گارڈ رکھے ہوئے ہیں، metal detector موجود ہیں، walk through gates بھی موجود ہیں اور بڑے CCTV کیمرے بھی لگا دیئے ہیں۔ انشاء اللہ اب ہمارے لئے معاملات بہت آسان اور بہتر ہو گئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو میرے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔ مجھے پتا ہے اور جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کیا کیا موجود ہے لیکن میں نے یہ پوچھا ہے کہ حضرت بابا فرید گنج شکر پر سکیورٹی کے لئے دی گئی اشیاء پر جو اخراجات ہوئے ہیں اس کی تفصیل بتا دیں کہ کتنی لاگت سے ہوئے ہیں، دوسرا میں نے ان سے سوال پوچھا ہے کہ یہ سکیورٹی انہوں نے کب فراہم کی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ fresh question بنے گا۔

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ سوال نہیں بنتا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترم! پہلے انہیں تو نمٹنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے سکیورٹی کب فراہم کی ہے اور یہ fresh question تو نہیں بنتا۔ جب ان کو پتا ہے کہ وہاں پر سکیورٹی موجود ہے تو منسٹر صاحب صرف یہ بتا دیں کہ وہاں پر سکیورٹی فراہم کئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! انہیں حساب کتاب کرنا پڑے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس چیز کا انہیں پتا ہونا چاہئے۔ مجھے یہ بتادیں کہ کیا دھماکا ہونے کے بعد انہیں خیال آیا تھا کہ وہاں پر سکیورٹی دینی چاہئے یا پہلے ہی تھی؟

جناب سپیکر: جی، بعد میں انہوں اچھے انتظامات کئے ہیں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! وہاں سکیورٹی پہلے بھی موجود تھی اور میرے رب کا کرم ہے کہ جہاں دہشت گردوں کی نیت تھی وہاں دربار کے اندر دھماکا نہیں ہوا بلکہ ایک سنسان گلی میں ہوا ہے۔ دھماکا دربار کی حدود سے باہر ایک چھوٹی گلی میں ہوا ہے اور میں موقع پر بھی گیا تھا۔ ہماری سکیورٹی پہلے سے موجود تھی اس لئے دہشت گرد دربار میں داخل نہیں ہو سکے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں سوال کچھ کر رہی ہوں مگر جواب وہ کچھ اور دے رہے ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہاں پر سکیورٹی تھی۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ سکیورٹی انتظامات کب سے ہیں یعنی کوئی ٹائم بتادیں کہ سال، دو سال، چھ مہینے یا چار مہینے سے کئے گئے ہیں؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس دھماکا سے کہیں پہلے کے وہاں پر سکیورٹی کے انتظامات موجود تھے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ بتائیں کہ CCTV کیمرے بعد میں لگائے ہیں یا پہلے کے لگے ہوئے تھے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! CCTV کیمرہ پہلے بھی تھا لیکن اب ہم نے جدید کر دیئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ بابا فرید گنج شکر کی 2011-12 میں اب تک کتنی آمدن ہوئی ہے اور کیا وہ آمدنی محکمہ کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے یا وہاں کے سجادہ نشین کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے، اگر سجادہ نشین کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے تو دربار محکمہ کی تحویل میں کیسے ہے اور یہ تضاد کیوں ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انہوں نے پھر آمدنی کا پوچھ لیا ہے مگر اس چیز کا سوال میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر یہ کہیں تو میں آمدنی بتا سکتا ہوں لیکن پنجاب کے کسی بھی مزار سے جو آمدنی اکٹھی ہوتی ہے وہ ہیڈ کوارٹر میں جمع ہوتی ہے اور جہاں پر اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے اُس کے مطابق ہیڈ کوارٹر سے ہی تقسیم ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا آمدنی گدی نشینوں کو بھی دی جاتی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! سجادہ نشینوں کو آمدنی سے کوئی حصہ نہیں دیا جاتا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا ایک بڑا اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب کوئی ضمنی سوال نہیں ہوگا۔ اگلا سوال نمبر10145 سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو کہہ دیا ہوگا لیکن مجھے انہوں نے نہیں کہا۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8520 ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: سوال نمبر8892 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات، دربار و مساجد کی آمدن، اخراجات و دیگر تفصیلات

*8892: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیر انتظام کل کتنے دربار و مساجد ہیں؟

(ب) ان درباروں اور مساجد سے سال10-2009 اور11-2010 میں ہونے والی آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں ان درباروں و مساجد کی مرمت و دیکھ بھال پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) ان درباروں و مساجد سے ملحقہ زرعی اراضی کتنی ہے اور یہ کن کن کے زیر استعمال ہے؟

وزیراوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیرانتظام 13 دربار اور 3 مساجد ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان درباروں / مساجد سے سال 10-2009 میں مبلغ -/1,36,08,107 روپے آمدن ہوئی جبکہ اخراجات مبلغ -/46,02,350 روپے ہیں۔ اسی طرح سال 11-2010 کی آمدن مبلغ -/2,27,28,681 روپے جبکہ اخراجات مبلغ -/55,85,575 روپے ہیں۔ تفصیل آمدن واخراجات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان درباروں / مساجد کی مرمت، دیکھ بھال پر سال 10-2009 میں مبلغ -/26,00,000 روپے اور سال 11-2010 میں مبلغ -31,86,000 روپے کے اخراجات ہوئے۔ تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان درباروں / مساجد سے ملحقہ زرعی اراضی 69 ایکڑ 2 کنال 14 مرلے ہے۔ تفصیل (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ درباروں سے تقریباً ساڑھے 3 کروڑ روپے آمدنی ہوتی ہے۔ کیا اس آمدن سے غریب اور لاوارث بچوں کی امداد کی جاتی ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان کی مدد کرنے کے بارے میں غور کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: آپ پڑھ کر ضمنی سوال نہیں کر سکتیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال کے جواب کو دیکھ کر میں ضمنی سوال کر رہی ہوں۔ اگر وہ بوٹیاں لے لے کر دس دس گھنٹے کے بعد جواب دیں گے تو ہم اس سوال میں سے بھی نہیں سوال کر سکتے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیراوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے کیا پوچھا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اپنا سوال دہرا دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب پہلے ہی پریشان ہیں اور انہیں اسی لئے سمجھ نہیں آیا کہ سوال کیا کیا ہے۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کہ آپ کو اس سے ساڑھے تین کروڑ روپے کی آمدن ہوئی ہے تو کیا اس میں سے deserving لوگوں یا بچوں کے لئے امداد کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں اور درباروں کے زائرین کے لئے حکومت کیا کیا سہولت فراہم کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! زائرین کی سہولت کے لئے انتظامات ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ خاص طور پر لنگر کا انتظام باقاعدگی کے ساتھ ہوتا ہے اور ہم تو بلکہ تھوڑا انتظام کرتے ہیں اور عقیدت و محبت والے لوگ ہم سے کہیں زیادہ لنگر کا انتظام کرتے ہیں۔ بچوں کا معاملہ ہے تو ہمارے پاس as such کوئی فنڈز نہیں ہیں اور ہم بچوں کے لئے کچھ نہیں کرتے، ہم صرف لنگر اور مزاروں کی سکیورٹی کے انتظامات کرتے ہیں۔ جہاں ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ تعمیر و مرمت میں کوئی کمی بیشی کرنی ہو تو وہ کرتے ہیں اس کے علاوہ غریب بچیوں کی شادی کے لئے جہیز فنڈ بھی دیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (د) کے متعلق ضمنی سوال ہے کہ 69 ایکڑ اراضی پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں، اس سے کتنی آمدن ہوتی ہے اور اگر ٹھیکے پر دی گئی ہے تو اس کا ٹھیکہ کتنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا یہ زمین آپ کاشت کرتے ہیں یا ٹھیکے پر دی گئی ہے اور اس کی آمدن کیا ہے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! 69 ایکڑ دو کنال اور 14 مرلے زمین چھ ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے 22 لوگوں کو دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں شفیع محمد صاحب کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 9247 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے میاں شفیع محمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان ظاہر پیر تحصیل خان پور کی زمین کو واگزار کروانے کا مسئلہ

*9247: **میاں شفیع محمد:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے ظاہر پیر تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان لاٹ نمبر 5 کی زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمین پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس اراضی کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کی لاٹ نمبر 5 رقبہ تعدادی 12 ایکڑ 2 کنال 4 مرلے کی زمین محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی ملکیت ہے۔

(ب) لاٹ مذکورہ واقع موضع ظاہر پیر کا اشتمال سے قبل مشترکہ کھاتہ تھا۔ بعد از اشتمال کچھ نمبران جو کہ محکمہ اوقاف کی ملکیت تھے دیگر مالکان کو منتقل کر دیئے ہیں جس کے خلاف محکمہ اوقاف نے بورڈ آف ریونیو میں چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف بنام سنٹرل گورنمنٹ وغیرہ مقدمہ کر رکھا ہے جس کے فیصلہ کے بعد ہی ان لوگوں کو ناجائز قابضین یا حقیقی مالک قرار دیا جا سکتا ہے۔

(ج) اگر بورڈ آف ریونیو کا فیصلہ محکمہ کے حق میں ہوا تو ان قابضین کو ناجائز تصور کرتے ہوئے ضروری کارروائی کی جائے گی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ "رحیم یار خان میں لاٹ نمبر 5 کی زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے"؟ جس کے جواب میں ہے کہ "کچھ نمبر محکمہ اوقاف کی ملکیت تھے، مالکان کو منتقل کر دیئے ہیں جس کے خلاف محکمہ نے بورڈ آف ریونیو میں مقدمہ کر دیا ہے"۔ یہاں صرف لاٹ نمبر 5 کے متعلق پوچھا ہے تو اس کا status بتائیں باقی نمبر کا ہم نہیں چاہتے پہلے اس بارے میں بتائیں پھر میں اگلا سوال کروں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! لاٹ نمبر 5 جو 12 ایکڑ دو کنال چار مرلے پر مشتمل ہے جس کے متعلق ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ محکمہ اوقاف کی ملکیت ہے لیکن سارا معاملہ ریونیو بورڈ میں ہے جہاں سے ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے۔ جونہی ریونیو بورڈ فیصلہ کر دے گا تو پھر ہم نہ صرف اسے قبضے میں لے لیں گے بلکہ وہ clear بھی ہو جائے گا، اس وقت پوزیشن clear نہیں ہے۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ہمارا ہے اور یہ معاملہ litigation میں ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مقدمہ بورڈ آف ریونیو میں کب سے چل رہا ہے اور کیا آپ نے اس سے قبل قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے محکمانہ طور پر کوئی کوشش کی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ بہت پرانی بات ہے لیکن اس وقت latest position یہ ہے کہ مقدمہ کی چار اپریل کو آئندہ پیشی ہے اور ہم انشاء اللہ اسے pursue کریں گے اور اس کے بعد ہی کوئی بات ہو سکے گی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کتنی پرانی بات ہے، کیا بابا آدم کے زمانے کی بات ہے؟ محکمہ میں اس کی تاریخیں ہوں گی تو وہ بتادیں کہ قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے محکمہ نے کوئی کوشش کی کیونکہ پہلے قبضہ چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے جس پر قابضین عدالت میں چلے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ آپ کے محکمہ نے اس قبضہ کو چھڑانے کے لئے کیا efforts کیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! 1985 سے کوششیں جاری ہیں اور efforts بھی کیں ہیں اور انشاء اللہ اب کوئی کمی بیشی نہیں رہے گی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کیا قبضہ چھڑانے کے لئے ان کے گھر گرائے گئے یا کوئی اور effort کی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ معاملہ litigation میں ہے اور جب تک clear نہیں ہو گا اس پر کچھ نہیں ہو سکتا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ 1985 سے قبضہ چھڑانے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ معاملہ بورڈ آف ریونیو میں کب گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ 1985 سے ہی ہم نے یہ معاملہ اٹھایا ہے کہ یہ زمین ہماری ہے اور ہمیں واپس الاٹ کی جائے۔ اس وقت

سے مجھے پتا ہے کہ کوشش جاری ہے اور اب اس میں اتنی پیشرفت ہو چکی ہے کہ آئندہ پیشی پر یہ معاملہ انشاء اللہ حل ہو جائے گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ بورڈ آف ریونیو میں مقدمہ کب گیا اور اس سے پہلے آپ نے قابضین سے قبضہ چھڑانے کی محکمانہ کوشش کی یا نہیں، ایک سوال کو ہم دس دس دفعہ ان سے پوچھ رہے ہیں لیکن انہیں کیوں نہیں سمجھ آ رہی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! 1985 سے پہلے کی بات ہے تو کسی نے اس وقت کوشش نہیں کی ہو گی بہر حال ہم نے 1985 سے کر دی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں کیونکہ میں آپ سے ایمانداری کے ساتھ جواب پوچھنا چاہتی ہوں اور آپ Custodian of the House ہیں، آپ انصاف کریں کہ کیا آپ ان کے جواب سے مطمئن ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ آئندہ ماہ کی چار تاریخ ہے اور آپ مہربانی کریں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں کیا مہربانی کروں اور آپ ہمیشہ کی طرح اشارہ کر رہے ہیں تو میں اسے withdraw کر کے چپ کر کے بیٹھ جاؤں؟

جناب سپیکر: جی، نہیں میں کوئی اشارہ نہیں کر تا کیونکہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ معاملہ عدالت میں ہے تو وہ اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں جبکہ انہوں نے اس کی موجودہ پوزیشن بتا دی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس ایوان کو پتا چلنا چاہئے اور یہاں بیٹھے معزز ممبران کو پتا چلنا چاہئے کہ محکمہ کیا کوشش کرتا ہے کیونکہ ان کے ملازمین اتنی زیادہ تنخواہیں لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: تنخواہیں عدالت میں جانے کی نہیں لیتے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں عدالت کے متعلق نہیں کہہ رہی بلکہ میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے محکمہ نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو بتا رہا ہوں ہم قبضہ چھڑا رہے ہیں اور سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ جہاں جہاں ناجائز قابض ہیں بلکہ انہوں نے یہاں تک حکم دیا ہے کہ اگر ہمارے محکمہ اوقاف نے غیر قانونی طور پر لیز کیا ہے، لاہور میں ایک ایسی جگہ موجود ہے جہاں ملازمین کو کالونی بنا کر دے دی گئی تھی، اسے بھی انہوں نے منسوخ کر دیا اور اب ہم ان سے بھی قبضہ چھڑا رہے ہیں تو ہم یہ کر تو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ سیمل کامران کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ ٹھیک ہے، سوال کا نمبر بولیں۔ (معزز ممبر نے محترمہ سیمل کامران کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 9324 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔داتا دربار کی صفائی کے ٹھیکہ کی تفصیلات

9324*: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حضرت علی ہجویریؒ کے دربار کی صفائی کے لئے سالانہ ٹھیکہ دیا جاتا ہے، اگر ہاں تو سال 10-2009 میں کس ٹھیکیدار / ادارے کو ٹھیکہ دیا گیا؟

(ب) متذکرہ سالوں میں جس ٹھیکیدار / ادارے کو ٹھیکہ دیا گیا اس کے صفائی کرنے والے عملے کی تعداد کیا ہے؟

(ج) یہ ٹھیکہ کس criteria کے تحت دیا گیا؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کی صفائی کے لئے سالانہ ٹھیکہ دیا جاتا ہے ۔ سال 2009 میں یہ ٹھیکہ نہ ہوسکا اور محکمہ نے ازخود انتظام کیا تاہم 2010-07-01 تا 2011-6-30 یہ ٹھیکہ میسرز غلام حسین اینڈ سنز کو دیا گیا۔

(ب) ٹھیکیدار کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے مطابق عملہ صفائی کی تعداد 9 سپروائزر اور 129 ورکرز پر مشتمل تھی۔

(ج) قواعد و ضوابط کے تحت محکمہ اوقاف کی جانب سے ٹھیکہ کے لئے روزنامہ "نوائے وقت" میں مورخہ 19-05-2010 کو اشتہار کروایا گیا (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) فرموں کی پری کوالیفکیشن کے بعد باقاعدہ ٹیکنیکل اور فنانشل بڈز حاصل کی گئیں اور قواعد کے مطابق ٹھیکہ دیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ کے دربار کا مسئلہ ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ سال 2009 میں ٹھیکہ نہ دیا جاسکا اور مالی سال 2010-11 میں میسرز غلام حسین اینڈ سنز کو ٹھیکہ دیا گیا۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ یہ کتنی رقم میں ٹھیکہ دیا گیا؟ میں اگلی بات پھر کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ ٹھیکہ 11 لاکھ 20 ہزار 420 روپے میں دیا گیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا، یہ 11 لاکھ روپے میں نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب ٹھیک کر لیں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ تین درباروں کا ٹھیکہ ہے جن میں بی بی پاک دامن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا سوال صرف حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ پر ہے یہ دوسروں کا ذکر مت لائیں۔ یہ صفائی کا ٹھیکہ 2009 میں جو غلام حسین اینڈ سنز کو ٹھیکہ دیا گیا ہے یہ کتنے روپے میں دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ تینوں کا اکٹھا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: ان کو جو ٹھیکہ دیا گیا تو 2009 میں محکمے نے اس پر کتنا خرچ کیا، دونوں کی amount difference کتنی آئی، دونوں کا فائدہ اور نقصان کیا ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ ٹھیکے دار نے ٹھیکے کی شرائط کی violation کی اس لئے اُس کا ٹھیکہ کینسل کر دیا گیا اور اُس کے بعد محکمے نے خود صفائی شروع کر دی۔ ویسے شیخ صاحب کی بات اصولی طور پر درست ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں انہیں کچھ دیر کے بعد اس کی تفصیل فراہم کر دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: چلیں، ٹھیک ہے کچھ دیر بعد تفصیل فراہم کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے شیخ صاحب کو نہیں بتانا بلکہ اس House کو بتانا ہے، یہ بات تو اچھی نہیں ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں انشاء اللہ تعالیٰ House کو بتاؤں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب کے نام ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ:

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں
آپ کے خط میں ہمیں غیروں کے سلام آتے ہیں

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں لکھا ہے کہ پہلے اس ٹھیکے کو محکمے کے ذریعے سے چلایا گیا اور پھر بعد میں انہوں نے ٹھیکے پر دیا۔ منسٹر موصوف نے ایک بات تو بتا دی ہے کہ اس ٹھیکیدار نے شرائط پوری نہیں کی تھیں جس کی وجہ سے اسے نکال دیا گیا تھا۔ محترم منسٹر صاحب صرف اتنی بات کی وضاحت فرما دیں کہ انہیں جو ٹھیکہ دیا گیا ہے یہ کس کے کہنے پر دیا گیا ہے اور باقی جو bidders تھے انہیں کن کن بنیادوں پر reject کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جو ٹھیکہ ہوا تھا، چونکہ صفائی کا معاملہ ہے اس لئے جس bidder کا ریٹ سب سے کم ہوگا اسی کو ہم ٹھیکہ دے دیتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ اشتہار دیا جاتا ہے، میرے پاس اشتہار بھی موجود ہے۔ یہ عمل چھپ کر نہیں ہوتا بلکہ اس کی بہت open auction ہوتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کم ریٹ کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسے تو performance کی بنیاد پر ہونا چاہئے کیونکہ اتنے بڑے بزرگوں کے دربار کی صفائی کا معاملہ ہے۔ آپ بھی مانیں گے کہ lowest پر نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: محکمہ خود دیکھے، گورنمنٹ کا کام ہے میرا تو نہیں ہے۔ اگلا سوال چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ (معزز ممبر نے چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! سوال کا نمبر بولیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال نمبر 9893 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر۔ محکمہ کی اراضی پر قبضہ ودیگر تفصیلات

*9893: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ اوقاف کی کتنی زرعی اور شہری اراضی کس کس جگہ کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پٹہ، لیز، ٹھیکہ پر ہے، ٹھیکیداروں کے نام، ولدیت اور کتنی اراضی پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل زرعی اراضی تعدادی 1680 ایکڑ 7 کنال 9 مرلے اور شہری اراضی تعدادی 34 ایکڑ 4 کنال 2 مرلے ہے، جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں محکمہ اوقاف کی 543 ایکڑ 18 مرلے اراضی پٹہ / ٹھیکہ پر دی ہوئی ہے۔ ٹھیکیداروں کے نام کی فہرست (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ وقف اراضی قبرستان مقبوضہ اہل اسلام چشتیاں پر تقریباً 240 افراد نے اراضی تعدادی 15 ایکڑ 5 کنال 12 مرلے پر قبضہ کیا ہوا ہے فہرست ناجائز قابضین (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ زرعی زمین تقریباً پچاس مربع کے قریب ہے۔ جز (الف) میں ضلع بہاولنگر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل زرعی اراضی تعدادی 1680 ایکڑ ہے اور جو انہوں نے ٹھیکے پر دی ہوئی ہے وہ 543 ایکڑ ہے۔ انہوں نے ناجائز قابضین کی فہرست ہمیں دے دی ہے وزیر موصوف صرف یہ وضاحت فرمادیں کہ ناجائز قابضین سے زمین چھڑانے کے لئے انہوں نے کیا تگ ودو کی ہے؟ یہ سوال آج سے تقریباً دس ماہ پہلے کیا تھا تو ناجائز قابضین سے محکمہ کی اراضی کو واگزار کرانے کے لئے دس ماہ میں وزیر موصوف نے اپنے محکمے کے through جو مکمل تگ ودو کی ہے وہ بتادیں اور اس میں انہیں کتنے فیصد کامیابی ہوئی ہے یہ بھی بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ایک پورا گاؤں تھا جو یہاں کچی آبادی کے نام پر قابض ہو گیا۔

جناب سپیکر: اس گاؤں کا نام بھی بتادیں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): وہ لوگ وہاں جاکر قابض ہو گئے جنہیں قانون کے مطابق نوٹس بھیجا گیا۔ آخری بار انہیں مورخہ 16-11-2011 کو نوٹس دیا جب ہم نے ان سے قبضہ واگزار کرانا چاہا تو وہ لوگ پھر ہائی کورٹ چلے گئے۔ جونہی ان کا وہاں سے فیصلہ ہو گا تو ہم وہاں سے ناجائز قابضین کو بے دخل کر دیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہم نے ایک انچ زمین بھی واگزار نہیں کرائی۔ ہوتا یہ ہے کہ محکمہ اوقاف خود لوگوں سے پیسے لے کر انہیں کو کہتا ہے کہ اس زمین پر قبضہ کر لیں اور خود بتاتا ہے کہ آپ عدالت میں چلے جائیں۔

جناب سپیکر: کیا محکمے نے خود قبضہ کرایا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا سوال الگ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم ناجائز قابضین سے زمین واگزار کرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ بات دس ماہ پرانی ہے۔ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ دس ماہ پہلے انہوں نے کہا تھا ہم زمین واگزار کرانے کے لئے دن رات کوشش کر رہے ہیں۔ اِس دن رات کوشش میں کتنے فیصد کامیابی ہوئی ہے، ایک فیصد یا ننا وے فیصد؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! کوشش کی جاتی ہے لیکن جب وہ عدالتوں میں دوڑ جائیں اور عدالت انہیں stay دے دے تو پھر اِس دوران ہم کوئی کوشش نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے سے contempt of court لگ سکتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ خود لوگوں کو عدالتوں میں بھیجتے ہیں، یہ اِس بات کو تسلیم کر لیں کہ دس ماہ کے اندر کوشش کا نتیجہ زیرو ہے۔ یہ House میں ذرا کہہ دیں کہ ناجائز قابضین سے زمین واگزار کرانے کے لئے محکمہ اور خادم اعلیٰ کی کوششوں کا نتیجہ زیرو ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ مجھ سے زبردستی ہاں کروا رہے ہیں۔ میں کیسے کہہ دوں کہ محکمہ ایسے کرتا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ خود کہتے ہیں کہ وہاں ناجائز قابضین ہیں۔ اگر یہ مانتے ہیں کہ ناجائز قابضین ہیں تو ہم یہ تو نہیں کہتے ہیں کہ یہ ان سے گفت و شنید کر کے واپس لے لیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں اور قانون کا یہ تقاضا ہے کہ جن لوگوں نے حکومت کی زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے ان سے زبردستی واپس لیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں اور قانون بھی یہی کہہ رہا ہے۔ دس ماہ کے اندر جتنی کوشش کامیاب ہوئی ہے یہ اِس کی percentage بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ ہم عدالت کے ہر حکم کے پابند ہیں اور ہم عدالتوں کی عزت کرتے ہیں۔ ہمارا aim ہے کہ ہم نے عدالتوں کی عزت کرنی ہے۔ اب اگر یہ عدالتوں کی بات نہیں مانتے تو اس میں میرا قصور تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ خود بھی وکیل ہیں اگر آپ کو ان کی ضرورت ہے تو وہ آپ کے لئے تیار ہیں۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جی، ہاں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی بات درست ہے کہ اگر عدالت stay order جاری کر دے تو اس کے بعد محکمہ ناجائز قابضین سے زمین واگزار نہیں کرا سکتا لیکن قانون یہ بھی تو کہتا ہے کہ ہماری زمین کے خلاف اگر کوئی کورٹ میں چلا جائے تو محکمہ نے اس کو speedy pursue کرنا ہوتا ہے اور stay خارج کرانا ہوتا ہے۔ قانون یہ ہے جبکہ کوئی بھی stay صرف چھ ماہ تک رہ سکتا ہے۔ کہ ہمارے منسٹر صاحب نے دس ماہ گزرنے کے بعد بھی ایک انچ زمین واگزار نہیں کرائی جس کو کرایا جانا چاہئے تھا، ان کی یہ کارکردگی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عدالتوں کے stay ہیں۔ مجھے بتائیں کہ کیا عدالتوں کا stay اپوزیشن نے خارج کرانا ہے؟ وہ محکمے نے خارج کرانا ہوتا ہے۔ ایک نئی بات آ گئی ہے، وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ دس مہینوں میں انہوں نے کتنے stay خارج کرائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! بعض permanent stay ہوتے ہیں وہ خارج نہیں ہوتے، میرے بھائی خود وکیل ہیں انہیں پتا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے محکمے کی کوئی گڑبڑ ہے تو یہ اس پینل میں شامل ہو جائیں، صرف لفظوں میں نہ جائیں۔ یہ محکمہ جتنا گورنمنٹ کا ہے ان کا بھی اتنا ہی حق ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے کونسل تو پیش ہوتے ہوں گے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! وہ زور لگا رہے ہیں اور یہ سفارشی ہوتے ہیں کسی نہ کسی وکیل کو کہہ دیتے ہیں کہ slow چلو۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔147 لاہور۔اوقاف کی اراضی کی لیز و دیگر تفصیل

*5331: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی حلقہ۔147 لاہور میں اوقاف کی کتنی زمین ہے نیز یہ زمین کہاں کہاں پر واقع ہے؟

(ب) مذکورہ زمین کتنے عرصہ کے لئے جن لوگوں کو لیز پر دی گئی ہے، ان کے نام اور پتا کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ زمین کن قواعد وضوابط کے تحت اور کن کن شرائط پر کتنے عرصہ کے لئے کس ریٹ کے حساب سے دی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پی پی حلقہ۔147 لاہور میں کل رقبہ 567 کنال 4 مرلہ ہے ملحقہ دربار حضرت میاں میر ہے۔ اس زمین میں دربار شریف، مسجد، بارہ دری، قبرستان، جناز گاہ، پارک، کچی آبادی اور گورنمنٹ سٹی ہسپتال واقع ہے۔

(ب) مذکورہ زمین میں سے صرف 28 کنال اراضی سٹی گورنمنٹ ہسپتال کے پاس لیز پر ہے۔

(ج) سٹی گورنمنٹ ہسپتال کو خصوصی منظوری جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے تحت زمین دی گئی ہے۔ 30 سال کے لئے رینٹ پر بحساب -/5 روپے فی مرلہ ماہوار کرایہ پر دی گئی ہے جن میں تین سال بعد 25 فیصد اضافہ / تشخیص نو ہونا مشروط ہے۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*9453: **محترمہ نرگس فیض ملک:** کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں سال10-2009اور11-2010 میں بیت المال کو کتنی رقم ملی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ضلع میں غرباء اور حق داروں میں کس کس مد میں تقسیم کی گئی؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں کہاں پڑی ہے؟

(د) اس وقت کتنی درخواستیں بیت المال سے امداد کی زیر التوا ہیں؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع راولپنڈی کو مذکورہ عرصہ میں درج ذیل رقم ملی۔

سال2010 3891259/-روپے

جو کہ بعد میں پنجاب بیت المال کونسل نے بسلسلہ متاثرین سیلاب امداد واپس منگوالی تھی مگر تقسیم نہ ہوئی۔اب جناب امین کے تقرر کے فوراً بعد بھجوادی جائے گی۔

سال2011 3636885/-روپے

(ب) کمیٹیاں غیر فعال ہونے کی وجہ سے رقم غرباء اور حق داروں میں تقسیم نہ ہو سکی۔تاہم پنجاب بیت المال کونسل نے ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل دے دی ہیں اور نوٹیفکیشن کا اجرا بھی ہو چکا ہے۔

(ج) اس وقت ضلع راولپنڈی کے اکاؤنٹ نمبر403 بنک آف پنجاب، سٹیلائٹ ٹاؤن برانچ راولپنڈی میں مبلغ۔/3636885روپے موجود ہیں۔

(د) چیئرمین کی نامزدگی کے بعد اب تک ضلع راولپنڈی میں20 درخواستیں زیر التوا ہیں۔

ضلع چنیوٹ۔بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

***10145**: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت پنجاب نے بیت المال ضلع چنیوٹ کو11-2010 کے دوران کتنی رقم فراہم کی؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ بیت المال کے کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان ملازمین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیراوقاف وبیت المال(حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع چنیوٹ کو11-2010کے دوران -/17,21,383روپے کی رقم فراہم کی۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں بیت المال کے امور کو چلانے کے لئے درج ذیل ملازمین کام کررہے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
مس فرخ رضوان	ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر / سیکرٹری ضلعی بیت المال کمیٹی	17
منور عباس	جونیئر کلرک	7
عبدالغنی	نائب قاصد	2

(ج) ان ملازمین کو ان کے گریڈ اور عہدہ کے مطابق تمام سہولتیں دستیاب ہیں۔البتہ نیا ضلع ہونے کی وجہ سے دفتر کی سرکاری عمارت ابھی ان کو میسر نہ کی جا سکی اور دفتر کا عملہ میڈیکل سوشل آفیسر کے دفتر میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔

ضلع چنیوٹ، محکمہ کے رقبہ، مساجد، درباروں کی تفصیلات

*7532: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع چنیوٹ میں واقع رقبہ دربار، مساجد جو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان سے ہونے والی آمدن اوراخراجات بابت سال10-2009کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراوقاف وبیت المال(حاجی احسان الدین قریشی):

ضلع چنیوٹ میں واقع محکمہ اوقاف کے رقبہ مزارات اور مساجد سے ہونے والی آمدن و اخراجات کی تفصیل برفلیگ(الف،ب)اور(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ اوقاف کا کل رقبہ ودیگر تفصیلات

*8520: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اوقاف کا صوبہ میں کل رقبہ ضلع وار بتائیں؟

(ب) اس سے حکومت کو سال10-2009اور11-2010کے دوران کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) کتنا رقبہ غیرآباد، بنجر اور کتنا رقبہ زرعی اور زرخیز ہے؟

(د) حکومت غیرآباد / بنجر رقبہ کو آباد کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) محکمہ کا کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے؟

(و) حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) محکمہ اوقاف صوبہ پنجاب کا کل رقبہ 77,429 ایکڑ 2 کنال اور 16 مرلے ہے جس کی تفصیل برفلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کو برائے سال 10-2009 کے دوران مبلغ -/11,49,34,800 روپے اور سال 11-2010 کے دوران -/21,88,84,546 روپے آمدن ہوئی جس کی تفصیل برفلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کا کل غیر آباد / بنجر رقبہ 41328 ایکڑ 4 کنال اور 6 مرلے ہے جبکہ زرعی / زرخیز رقبہ 36100 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے ہے جس کی تفصیل برنشان (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کاشتکاروں کو وقف رقبہ آباد کرنے کی غرض سے محکمہ اوقاف کی پالیسی کے مطابق غیر آباد / بنجر رقبہ کو آباد کرنے کے لئے سات سالہ ٹیوب ویل سکیم کے تحت پٹہ پر دیا جاتا ہے جس میں مزید تین سال کی توسیع حسب ضابطہ کی جا سکتی ہے۔

(ہ) محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کا 8978 ایکڑ اور 1 مرلے رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے جس کی تفصیل برفلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم مورخہ 11-08-04 کے تحت تمام ناجائز قابضین کو نوٹس زیر دفعہ 8 وقف پراپرٹیز 1979 جاری کر دیئے گئے ہیں جن کے جواب اندر 30 یوم موصول ہونے پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔اس کے علاوہ S&GAD حکومت پنجاب کی طرف سے ایک مراسلہ مورخہ 11-08-20 تمام کمشنر صاحبان کو جاری کیا گیا ہے جس میں ان کو محکمہ اوقاف کے عملہ کو تجاوزات گرانے کے لئے ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔اس کے علاوہ محکمہ اوقاف کی تحریک پر کمشنر کانفرنس منعقدہ مورخہ 11-09-14 میں معاملہ مذکور کو بطور ایجنڈا شامل کیا گیا اور کانفرنس میں شامل تمام کمشنر صاحبان اور سیکرٹری محکمہ داخلہ کو چیف سیکرٹری کی طرف سے ہدایات جاری کی گئیں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکام کی تعمیل میں وقف اراضی کی ناجائز قابضین سے واگزاری کے عمل میں محکمہ اوقاف کی بھرپور معاونت کی جائے۔

ضلع بہاولنگر-پی پی-283 میں محکمہ کی تحویل میں مساجد ومزارات کی تفصیلات

*9892: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-283 بہاولنگر میں کتنی مساجداور مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں؟

(ب) متذکرہ حلقہ میں اوقاف کے زیرانتظام مزارات پر تعینات عملہ کے نام، عہدہ اور مدت تعیناتی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) حلقہ پی پی-283 بہاولنگر میں مندرجہ ذیل ایک مسجد اور ایک مزار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں۔

1۔ مرکزی جامع مسجد ہارون آباد شہر

2۔ دربار حضرت سید مشتاق حسین گیلانی، قبرستان مقبوضہ اہل اسلام چک نمبر 51/4-R ہارون آباد۔

(ب) متذکرہ حلقہ میں محکمہ اوقاف کے زیرانتظام مزار شریف پر تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام دربار	نام ملازم	عہدہ	عرصہ تعیناتی
1	دربار حضرت سید مشتاق حسین گیلانی	محمد اسلم ولد قاسم علی	نگران	1-2-2010 سے
2	-ایضاً-	محمد سعید ولد اللہ رکھا	سکیورٹی گارڈ	25-8-2009 سے

لاہور-بادشاہی مسجد کے مین دروازہ کی بندش کا مسئلہ

*10384: محترمہ ساجدہ میر: کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کی بادشاہی مسجد کا مین دروازہ عرصہ ایک سال سے مقفل کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نمازی حضرات کو مسجد میں نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے روشنائی گیٹ سے گزر کر طویل مسافت طے کر کے نماز کی ادائیگی کا فریضہ ادا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بادشاہی مسجد لاہور کا مین گیٹ مقفل ہونے سے غیر ملکی سیاح و شاہی قلعہ لاہور کی سیر کرنے والے شہریوں کو بھی شدید پریشانیوں کا سامنا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فی الفور عوام اور نمازیوں کی سہولت کے پیش نظر بادشاہی مسجد لاہور کے مین دروازے کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ بادشاہی مسجد لاہور کے مین گیٹ کو بند کر دیا گیا ہے۔بادشاہی مسجد لاہور کا مین گیٹ زائرین اور نمازیوں کی سہولت کے لئے نماز فجر سے نصف گھنٹہ قبل کھول دیا جاتا ہے اور نماز عشاء کے نصف گھنٹہ بعد تک کھلا رکھا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ پولیس کی جانب سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل سکیورٹی وجوہات کی بناپر روشنائی گیٹ بند کر دیا گیا تھا تاہم محکمہ اوقاف کے حکم نمبر اے ڈی(اے)1(5)2010 مورخہ 27-07-2011 کے تحت روشنائی گیٹ نمازیوں اور زائرین کے لئے دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔اب روشنائی گیٹ سے نمازیوں اور زائرین کی آمدورفت بدستور جاری ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) مفصل جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

لاہور۔بادشاہی مسجد کے بڑے دروازے کو کھولنے کا معاملہ

*10400: **محترمہ ساجدہ میر**: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بادشاہی مسجد لاہور کے مین گیٹ کو بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مسجد کے بڑے دروازے کو کھول کر وہاں سخت سکیورٹی کا عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ بادشاہی مسجد لاہور کے مین گیٹ کو بند کر دیا گیا ہے۔بادشاہی مسجد لاہور کا مین گیٹ زائرین اور نمازیوں کی سہولت کے لئے نماز فجر سے نصف گھنٹہ قبل کھول دیا جاتا ہے اور نماز عشاء کے نصف گھنٹہ بعد تک کھلا رکھا جاتا ہے۔

(ب) چونکہ بادشاہی مسجد کا مین گیٹ کھلا رہتا ہے اس لئے نمازیوں اور زائرین کی حفاظت کے پیش نظر محکمہ اوقاف کی جانب سے سکیورٹی گارڈز تعینات کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ واک تھرو گیٹ کا نظام بھی نصب ہے۔

ملتان شہر۔محکمہ اوقاف کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10689:ڈاکٹر محمد اختر ملک:کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اوقاف کے ملتان میں کتنے ملازمین کس کس گریڈاور عہدہ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ملتان میں محکمہ ہذا کی سال 11۔2010اور 12۔2011 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(د) اس شہر میں محکمہ کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ہ) اس شہر میں محکمہ کی کل اراضی کس کس کیٹیگری کی کہاں کہاں واقع ہے؟

وزیراوقاف وبیت المال(حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ملتان میں گریڈوار ملازمین کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ملتان میں محکمہ ہذا کی سال 11-2010اور 12-2011 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن	خرچ
2010-11	37394628/-روپے	44692414/-روپے
2011-12(ماہ جولائی2011تاجنوری2012)	17849233/-روپے	28134160/-روپے

(ج) آمدن کے ذرائع درج ذیل ہیں:۔

1-	کرایہ	2-	زرپٹہ
3-	کیش کشادگی	4-	گل فروشی
5-	منتقلی فیس	6-	کیش بکس
7-	متفرق(ٹھیکہ جات/چلتی ٹریفک)		

(د) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1- مؤذن/خادم مسجد ملحقہ دربار حضرت پیر گوہر سلطان ملتان سکیل نمبر2 مورخہ 07-07-2010خالی ہے۔

2- مڈوائف شفاخانہ اوقاف ملتان سکیل نمبر4 مورخہ 09-09-2007

3- ہیڈڈرافٹسمین سکیل نمبر13 مورخہ 09-02-2012

4- ڈرافٹسمین سکیل نمبر11 سال2007

(ہ) اس شہر میں محکمہ کی کل اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
		مرلے کنال ایکڑ	مرلے کنال ایکڑ	مرلے کنال ایکڑ
1	تحصیل سٹی ملتان	13- 02- 08	69-06-17	78-01-10
2	تحصیل صدر ملتان	241-04-05	125-05-15	367-02-00
3	تحصیل شجاع آباد	70-02-09	08-00-05	78-02-14
4	تحصیل جلالپور	577-07-15	77-01-07	655-01-02
		898-01-02	280-06-04	1178-07-06

ضلع ملتان، خانیوال میں محکمہ کے مزارات و مساجد کی تفصیلات

*10690: ڈاکٹر محمد اختر ملک: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان اور خانیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات اور مساجد کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان پر سال 11-2010 اور 12-2011 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کس کس مزار / مسجد کی حالت مخدوش ہے اور ان کی مرمت / تزئین و آرائش نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت ان کی تزئین و آرائش / مرمت کب تک کروائے گی؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع ملتان میں 21 مزارات اور 36 مساجد جبکہ خانیوال میں 6 مزارات اور 6 مساجد ہیں، جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں سال 11-2010 میں مبلغ۔/2,57,18,067 روپے اور 12-2011 میں مبلغ۔/1,93,99,974 روپے خرچ ہوئے جبکہ ضلع خانیوال میں سال 11-2010 میں مبلغ۔/38,45,551 روپے اور 12-2011 میں مبلغ۔/28,30,690 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ملتان اور خانیوال میں کوئی مزار و مسجد مخدوش حالت میں نہ ہے۔

(د) ضلع ملتان اور خانیوال میں جن مزارات و مساجد کی تزئین و آرائش ضروری تھی ان پر کام جاری ہے۔

ضلع لاہور: موضع باگڑیاں میں محکمہ کی اراضی کی تفصیلات

*10777: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موضع باگڑیاں ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی تھی / ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں سے کافی اراضی سابقہ ادوار میں محکمہ اوقاف پنجاب کے سرکاری ملازمین کو حکومت نے رہائش کے لئے الاٹ کر دی اگر ہاں تو اس کی تعداد اور ان سرکاری ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کو الاٹ کردہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا ان سے اس اراضی کی قیمت وصول کی گئی ہے اگر ہاں تو فی مرلہ ان سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے؟

(د) کن کن ملازمین سے ابھی رقم وصول کرنا باقی ہے، ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے ذمہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کن کن ملازمین نے حکومت کی الاٹ کردہ اراضی کے علاوہ مذکورہ سرکاری اراضی پر قبضہ کر رکھا ہے ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) محکمہ اوقاف نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر60/اوقاف(349) مورخہ 27-11-1968 رقبہ تعدادی 387 کنال 17 مرلے تحویل میں لیا۔ تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ملازمین اوقاف کے لئے رہائشی سکیم کے لئے جگہ الاٹ کی گئی جن ملازمین کو جگہ الاٹ کی گئی ان کی فہرست بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ بعد ازاں سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکام کے تحت منسوخ کر دی گئی۔

(ج) سال1989 میں ملازمین اوقاف کو یہ زمین فروخت نہ کی گئی تھی بلکہ 99 سالہ لیز پر ایک روپے فی مرلہ کے حساب سے ماہانہ کرایہ پر الاٹ کی گئی تھی۔ کئی ملازمین نے یکمشت کرایہ جمع کرایا تھا جو کہ کرایہ کی رقم تھی اور یہ رقم زمین کی قیمت کے زمرہ میں نہ آتی ہے۔

(د) چونکہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے تمام ملازمین کو الاٹ شدہ پلاٹس منسوخ کر دیئے ہیں لہذا ملازمین سے کوئی رقم قابل وصول نہ ہے۔

(ہ) کسی بھی سرکاری ملازم نے الاٹ شدہ پلاٹ کے علاوہ کسی بھی سرکاری اراضی پر کوئی قبضہ نہ کرر کھا ہے۔

موضع باگڑیاں لاہور میں محکمہ کی اراضی کو فرضی دستاویزات پر فروخت کرنے کی تفصیلات

*10778: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع باگڑیاں لاہور میں محکمہ اوقاف کی سینکڑوں کنال اراضی فرضی دستاویزات پر فروخت کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اراضی کی جعل سازی سے فروخت میں محکمہ اوقاف کے متعدد ملازمین ملوث ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کے ایک ملازم نے اس علاقہ میں پراپرٹی کی فروخت کے لئے باقاعدہ دفتر بنایا ہوا ہے جس کا قریبی عزیز ریجنل مینجر اوقاف فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ملازم نے اس علاقے میں اربوں روپے کی سرکاری اراضی جعلی کاغذات پر فروخت کی ہے اسے اس کام میں اس کے قریبی عزیز ریجنل مینجر اوقاف کی پشت پناہی حاصل ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس کی تحقیقات کسی غیر جانبدار ادارے سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف وبیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) حکومت پنجاب نے سال1989 میں ملازمین اوقاف کو رہائشی سکیم کے لئے 228 کنال 06 مرلے اراضی الاٹ کی جن میں سے کچھ ملازمین نے اس وقت اپنے الاٹ شدہ پلاٹس کی لیز کے حقوق آگے منتقل کر دیئے۔ بعد ازاں سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکام کے تحت ملازمین کو الاٹ شدہ تمام پلاٹس سال2005 میں منسوخ کر دیئے گئے۔ لہذا جعلی دستاویزات پر کوئی اراضی فروخت نہ کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے البتہ سال1989 میں جب ملازمین کو پلاٹ الاٹ ہوئے اس وقت کچھ ملازمین نے محکمہ کی جانب سے دی گئی رعایت کے تحت اپنے پلاٹس کے حقوق کرایہ داری فروخت کئے۔

(ج) محکمہ اوقاف کے کسی ملازم کی طرف سے اس علاقہ میں پراپرٹی دفتر قائم کرنے یا ریجنل مینجر سے اس کی رشتہ داری کی بابت محکمہ کو کوئی علم نہ ہے۔تاہم اگر کسی ملازم / دفتر کی نشاندہی کر دی جائے تو اس بابت باقاعدہ تحقیقات کرتے ہوئے تحقیقاتی رپورٹ پیش کی جا سکتی ہے۔

(د) اس بابت محکمانہ مؤقف جز(ج) کے جواب میں واضح کیا جا چکا ہے۔

(ہ) اس بابت محکمانہ مؤقف جز(ج) کے جواب میں واضح کیا جا چکا ہے۔

فیصل آباد۔مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10797: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں مزارات اور مساجد کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان مزارات اور مساجد کی سال11۔2010 اور12۔2011 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) اس وقت کس کس مسجد کی حالت خراب ہے،ان کے نام بتائیں؟

(د) ان مساجد میں کون کون سے کام ہونے والے ہیں؟

(ہ) ان مساجد کے ان کاموں کو کب تک محکمہ کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اوقاف و بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 11مزارات اور17 مساجد ہیں جن کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات اور مساجد کی سال11۔2010 کی آمدن مبلغ۔/1,41,77,981روپے اور اخراجات مبلغ۔/1,27,38,228روپے ہیں اور سال12۔2011(فروری 2012تک) میں ان مزارات و مساجد کی آمدن مبلغ۔/87,57,493روپے اور اخراجات ۔/99,73,526روپے ہیں۔

(ج) اس وقت صرف جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت لسوڑی شاہ کی حالت خراب ہے۔

(د) جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت لسوڑی شاہ کی از سر نو تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ہ) جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت لسوڑی شاہ فیصل آباد کی از سر نو تعمیر کا کام تین فیز میں مکمل ہو گا جو اس وقت جاری ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کی طرف سے پورے پاکستان کی خواتین کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آج ہمارا عالمی دن ہے، میں حکومت پنجاب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ خدا کے لئے ہماری وزیر بنائیں اور میری بہنیں حکومتی ممبران اسمبلی بھی ہماری مبارکباد قبول کریں اس لئے کہ یہ ہم سب کا معاملہ ہے۔ دوسری میں ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ جس طرح 1972 میں انڈیا میں سر جیت رائے نے خواتین کے لئے Barefoot College کا قیام کیا تھا جس سے 10 ہزار ان پڑھ خواتین کو skilled training دی گئی اور جنہوں نے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر یہ ثابت کیا کہ ہم معاشرے میں ایک بہترین role ادا کر سکتی ہیں۔ میں حکومت پنجاب کو کہوں گی کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں 9 ڈویژن ہیں یہاں پر Barefoot College کے انعقاد کو قانونی شکل دے جہاں پر ان پڑھ خواتین کو skilled training دی جائے اور اس پر قانون سازی بھی ہو۔ وہ معاشرے میں بہترین کردار ادا کر سکتی ہیں، حکومت پر بوجھ بھی نہیں بن سکتیں اور خود کما کر اپنے گھروں کو چلا سکتی ہیں۔ ہمیں اس پر قانونی سازی کے لئے موقع دیا جائے تاکہ وہ خواتین جو ہماری طرف نظریں لگا کر بیٹھی ہوئیں ہیں جو کھیتوں اور فیکٹریوں میں کام کرتی ہیں اور جو home-based workers ہیں تاکہ ہم ان کے لئے کوئی اہم role ادا کر سکیں۔ قومی اسمبلی میں خواتین پر تشدد کے خاتمہ کے لئے جو Bills پاس ہوئے ہیں، ان میں جو rules بنائے جائیں ہمیں اس میں شامل کیا جائے اور تیزاب بیچنے والوں کے لائسنس cancel کئے جائیں تاکہ خواتین کے چہرے تیزاب سے جلائے جائیں اور نہ ہی خواتین کی زندگیاں تباہ کی جائیں۔ ہم آپ سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس تجویز پر غور کریں گے اور ہمیں اس قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے اس پر مثبت پیشرفت کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تحاریک استحقاق کا وقت ہے اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح آپ جانتے ہیں کہ لاء منسٹر صاحب نے۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! توجہ فرمائیں۔

ایوان میں حکومتی یقین دہانی کے باوجود اپوزیشن کے معزز ممبران کو ترقیاتی سکیموں کے فنڈز جاری نہ کرنا

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ایک دو دن میں اپوزیشن کے تمام ایم پی ایز صاحبان کو فنڈز جاری کرنے کے بارے میں اطلاع آ جائے گی لیکن ابھی تک حالات اسی طرح ہیں اور جو وعدہ کیا گیا تھا اس کے مطابق ایم پی ایز صاحبان کو فنڈز نہیں مل رہے اس لئے لاء منسٹر صاحب مہربانی کریں کہ جو انہوں نے وعدہ کیا تھا اس کے بارے میں ذرا بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری information کے مطابق تمام کمشنر ز صاحبان کو یہ convey direction ہوئی ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران کے ساتھ رابطہ کریں اور ان کی development schemes کو آگے بڑھائیں۔ اس سلسلے میں آج صبح بھی میری چیف منسٹر کے پرنسپل سیکرٹری سے بات ہوئی ہے غالباً وہ اس وقت چیمبر میں موجود ہیں۔ اگر کہیں بھی کوئی careless ہوئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اجلاس کے بعد ان سے بات کر کے اس کو remove کرواتے ہیں اور یہ direction بالکل convey ہوئی ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اگر اس طرح کی انہیں کوئی guideline دی گئی ہے، مجھے تو وہاں سے انکار ہوا ہے کہ ابھی انہیں اس طرح کے کسی حکم کے متعلق inform نہیں کیا گیا اور میں یہ "ڈی سی او" آفس اوکاڑہ کی کل شام تک کی رپورٹ عرض کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں کمشنر ساہیوال سے particularly چیک کر لیتا ہوں کیونکہ ہم نے کمشنرز صاحبان کو ذمہ دار بنایا ہے کہ وہ اس سارے معاملے کو regulate کریں۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کرنل عباس صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس چودھری: جناب سپیکر! دو دن پہلے "ڈی سی او" نارووال سے بات ہوئی ہے انہیں بھی ابھی تک ایم پی ایز فنڈز کے بارے میں کوئی پیغام نہیں پہنچا۔

جناب سپیکر: وہ کمشنر صاحب کی بات کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس چودھری: جناب سپیکر! ڈی سی او صاحب کہتے ہیں کہ جب کمشنر مجھے message convey کرے گا تو میں آپ کی سکیمیں آگے forward کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جو complaints ساہیوال، سیالکوٹ اور فیصل آباد سے آئی ہیں۔ میں انہیں آج ہی چیک کرواتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کوئی لائحہ عمل اختیار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جب آپ آپس میں ادھر بیٹھ کر بات کریں گے تو مہربانی کر کے مجھے بھی اس بارے میں فائنل بات بتا کر جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، بالکل درست ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جناب سپیکر خواتین کے عالمی دن کے موقع پر بھی ہمیں بولنے نہیں دیا جا رہا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ جی! دیکھ لیں، آپ کی مرضی ہے، پیچھے سے بھی سن لیں کہ کیا comments آ رہے ہیں۔ میں کیا کروں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آج خواتین کا عالمی دن ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، دیکھیں! یہ تحاریک استحقاق بھی آپ ہی کی ہیں۔ چلیں، ڈاکٹر صاحبہ! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں آج Women's Day کے حوالے سے ایک نظم اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں اور نظم کا عنوان "معدودے چند" ہے۔ معدودے چند کا مطلب ہے "صرف چند عدد" تو شعر عرض ہے کہ:

نازک کومل کانچ ہتھیلی
سب نے سمیٹے من پسند
چاند کلائی گرد کنگن ہالا
دل ارماں، کھن کھن میں بند
اک اک انگلی گل ہزارا
رنگ آمیز خوشبو دو چند
رنگ حنا اور مہندی مُندری
جیون دھارا من پسند

اگر ہاتھ کا دوسرا رخ دیکھیں تو

آڑھا ترچھا نقش تھا جالا
یاس لمحے سرکیں ہر چند
طفل مزاج تھے میرے آنسو
روتے رہے مُٹھی میں بند
سعد و بخت نہ تھے پکڑ میں
تھا وہ ہیرا انا میں بند

میرے کانچ کے ہاتھ، مٹی کی ہتھیلی
ریکھائیں معدودے چند

جناب سپیکر! میں اپنی خواتین کے حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ چند مٹھی بھر لکیریں جو ہمارے نصیب میں تھی اس میں ایک لکیر اور ایک نئی ریکھا women empowerment and participation کی ہے۔ اس مقدر کی لکیر کو ہم میں سے ہر خاتون نے یہاں رقم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اپنے طور پر work place harassment کے خلاف پورا مقابلہ کرنے کی بھی کوشش کی ہے، چاہے وہ سوالات، جوابات، Bills اور قرار دادوں کی صورت میں تھیں، ہم نے یہاں پر وہ تمام کام کئے، اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ق) یعنی چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی کی پارٹی کے ایجنڈے کو ختم نہیں ہونے دیا جو کہ ہماری کامیابی تھی۔ اس پر ہم نے ایک نئی تاریخ رقم کی اور مجھے یہ کہنے میں عار نہیں کہ اس House میں کم از کم two third مرد ایسے بیٹھے ہیں جنھوں نے ہماری عزت بھی کی، ہمارا ساتھ بھی دیا اور ہمیں آگے لے کر بھی چلے۔ سپیکر صاحب ان میں آپ کا نام سر فہرست ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ کی جناح کیپ کو سلام کرتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مشعل راہ اور قائد کی تصویر بن کر سامنے آئے لیکن وہ چند مرد جنھوں نے negative روّیہ اختیار کیا اور پھر بعد میں توبہ بھی کی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ بات نہ کریں، انہیں چھوڑیں اور آپ اپنی بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس موقع پر میں آج اپنے آپ کو اور اپنی خواتین کو justify کرتے ہوئے کہتی ہوں کہ ہم کسی بھی بات پر دباؤ میں نہیں آئیں گے اور ہم یہاں پر ہمیشہ رہنے کے لئے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں نے بھی گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ خاتون ہیں؟

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب والا! میں آپ کی ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کو بعد میں موقع دیا جائے گا۔ تشریف رکھیں۔ محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آج بہت چھوٹی سی گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ آج وومن ڈے ہے اور اسی اسمبلی میں ہم نے بہت دفعہ agitate بھی کیا یہ issue raise بھی ہوا کہ گھریلو خواتین اور بچیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کبھی آسیہ کا واقعہ ہوا کبھی کوئی اور واقعہ ہوا یعنی اس طرح بے شمار واقعات رونما ہوئے۔ میں نے اسی پنجاب اسمبلی میں Working Women in House Protection Bill تین سال سے جمع کروایا ہوا ہے اور ایک unanimous Resolution home-based workers کے بارے میں پاس بھی ہوا تھا۔ جب تک اشرف سوہنا صاحب اس محکمے کے وزیر تھے تب تک اس Bill پر meetings بھی ہوتی رہیں، debates بھی ہوتی رہیں اور یہ معاملہ اس وقت بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس ہے۔ میں وزیر قانون کی بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس issue کو serious consider کرتے ہوئے سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھجوایا۔ جب سے سوہنا صاحب نے یہ منسٹری چھوڑی ہے ان کی جگہ نئے وزیر صاحب آئے ہیں اس وقت سے یہ منسٹری لاوارث ہو گئی ہے۔ اس کے بعد اس بل کے متعلق کوئی میٹنگ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی پیشرفت ہوئی۔ ہم کب تک یہ توقع کرتے رہیں گے کہ اس قسم کے مزید واقعات رونما ہوتے رہیں اور پنجاب اسمبلی جو کہ Legislative Assembly ہے یہ خاموشی سے اپنے کان اور آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہے۔ جن لوگوں نے ہمیں mandate دے کر ان اسمبلیوں میں بھجوایا ہے ہمارے اوپر ان کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ چونکہ Legislative Assembly ہے اس کا کام Legislation کرنا ہے لہذا نالیاں اور سڑکیں بنانا secondary issues ہیں۔ وزیر قانون صاحب! جو اس وقت بہت مصروف ہیں میں آپ کے توسط سے ان سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ please legislation کو seriously لیا جائے۔ [*****] میری یہ گزارش ہو گی کہ serious issues کو seriously take up کرنا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: کچھ الفاظ ایسے ہیں جو حذف کرنا پڑیں گے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس اسمبلی میں Women Parliamentarian کو بھی حذف کرنے کی بڑی کوشش کی گئی لیکن ہم حذف ہوئیں اور نہ ہی ہم حذف ہوں گی۔ ہم اس اسمبلی کا ایک اٹوٹ انگ ہیں، حصہ ہیں اور ہمیں کوئی حذف نہیں کر سکتا۔ ہماری باتیں تیکھی یا کڑوی ضرور ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو خدانخواستہ نہیں کہہ رہا بلکہ الفاظ حذف کرنے کا کہہ رہا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں بھی آپ کی توجہ دلا رہی ہوں، آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کرنے کے لئے بتا رہی ہوں کہ اسی پنجاب اسمبلی میں چار سال ہمیں بھی حذف کرنے کی بڑی کوشش کی گئی لیکن الحمدللہ ہم حذف ہوئی ہیں اور نہ ہوں گی۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ مہربانی۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کی خواتین کو جن میں مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ق) اور مسلم لیگ (فنکشنل) کی خواتین شامل ہیں انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آج وومن ڈے ہے اور ان خواتین نے ان چار سالوں میں جو لوہا منوایا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ قانون سازی، تحاریک التوائے کار یا Resolution میں غرضیکہ جتنا بھی اسمبلی کا بزنس ہے اس میں خواتین سر فہرست ہیں اور اس میں تمام پارٹیوں کی خواتین شامل ہیں صرف اپوزیشن کی خواتین نہیں ہیں۔ ان خواتین نے جابر سلطان کے سامنے جو کلمہ حق ادا کیا اس پر بھی میں انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسمبلی میں خواتین پر مشکل حالات بھی آئے، بہت سے الزامات بھی لگائے گئے کچھ لوگوں نے male dominated society ہونے کی وجہ سے میں سب کے لئے نہیں کہوں گی کیونکہ آپ یہاں پر موجود ہیں treasury benches کے معزز ممبران بھی یہاں پر موجود ہیں، اپوزیشن کے ممبران بھی یہاں پر موجود ہیں۔ میں ان سب کی شکر گزار ہوں، کچھ ہمارے male لوگوں نے اسمبلی کو hijack کیا ہوا ہے۔ میں آج وومن ڈے پر ان سے یہ request کرتی ہوں اور بتانا چاہتی ہوں کہ عورت اتنی کمزور نہیں ہے جسے وہ جب چاہیں tissue paper کہہ دیں، جب چاہیں خیراتی سیٹوں پر آئی ہوئی کہہ دیں لیکن عورت نے اپنا لوہا منوایا ہے۔ میں نے اپنی شکل میں منوایا ہے، باقی تمام عورتوں نے بھی اپنے طور پر بہت کام کیا ہے اور ہم ہمیشہ اپنے آپ کو منواتی رہیں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ فوزیہ بہرام!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بھی خواتین میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب والا! ٹائم تو دے دیں پھر شامل ہو جاؤں گا۔ (قہقہے)

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج وومن ڈے کے حساب سے اپنی بہنوں کو چاہے ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہو مسلم لیگ (ق) کی ہوں جتنی بھی خواتین ہیں ان سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں آج اسمبلی کی جانب سے پورے پاکستان کی خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہاں تک بات پہنچی ہے کہ پاکستان میں بھی وومن ڈے منایا جانے لگا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جس ترقی کو ہم دیکھ رہے ہیں ایک دن اس مقام پر بھی ضرور پہنچ جائیں گے۔ بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب والا! میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ مجھے بار بار نہ بلائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب والا! میں صرف ایک فقرے میں بات ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ابھی ایک فقرہ بھی نہیں بولنے دوں گا۔ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: ٹھیک ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! مردوں کے بھی حقوق ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ نجمی سلیم !

محترمہ نجمی سلیم: جناب والا! سب سے پہلے تو میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر آپ نے ہمیں ٹائم دیا ہے میں اس سلسلے میں تمام خواتین کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ پچھلے دنوں اسمبلی کے floor پر بات ہوئی تھی میں اس کو clarify کرنا چاہوں گی۔ ہمارے معزز ممبر پرویز رفیق صاحب نے شہباز بھٹی کی برسی کے حوالے سے بات کی، جس میں انہوں نے ڈاکٹر پال بھٹی کے حوالے سے یہ reference دیا تھا کہ انہیں اس برسی میں جانے سے روکا گیا۔ پرویز رفیق صاحب کو party violation کی بنیاد پر 31۔جنوری 2012 سے ایک لیٹر مل چکا ہے جو چیئرمین آل پاکستان منارٹیز الائنس کی جانب سے issue ہوا تھا، اس بنیاد پر اب وہ آل پاکستان منارٹیز الائنس کے ممبر نہیں رہے جس کا grudge انہوں نے اس طرح سے نکالا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر پال بھٹی کا نام۔۔۔

جناب سپیکر آپ وومن ڈے پر بات کریں، پتا نہیں اپنی بات کو کس طرف لے کر جا رہی ہیں۔

محترمہ نگہی سلیم: جناب والا! میں clarify کرنا چاہتی ہوں کیونکہ یہ ہماری پارٹی کا مسئلہ ہے۔ جسے انہوں نے misuse کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پارٹی کے مسائل باہر حل کیا کریں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ نگہی سلیم: جناب والا! پرویز رفیق صاحب اس اسمبلی کے ممبر ہیں اور انہوں نے اسمبلی کے floor کو استعمال کیا ہے، میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ان کی party violations کو روکنے اور اشتعال انگیزی کو ختم کرنے کے لئے پولیس کا استعمال کیا گیا۔ خوش پور میں بہت کارکن مشتعل تھے جہاں شہباز بھٹی صاحب کی برسی کا arrangement کیا گیا تھا۔ جو بات انہوں نے یہاں پر کہی وہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔ انہوں نے وزیر قانون کے حوالے سے بھی بات کی کہ CPO کو انہوں نے misuse کیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بات پرویز رفیق نے personally project کرنے کے لئے کہی اور میں یہاں اس چیز کی سراسر مذمت کرتی ہوں کہ انہوں نے ڈاکٹر پال بھٹی کا نام لیا ان کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پارٹی کے کارکن اس وقت اشتعال میں تھے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ رعنا رضوی!

جناب پرویز رفیق: جناب والا! میں On a point of personal explanation بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: میں بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! مجھ پر الزام لگایا گیا ہے، مجھے جھوٹا کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر: بعد میں آپ کو موقع دیا جائے گا۔

محترمہ رعنا رضوی: جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! مجھے جھوٹا کہا گیا مجھ پر الزام لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ان کے بعد floor دیتا ہوں۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! پہلے مجھے موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ پہلے موقع نہیں دوں گا۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! پہلے میری گزارشات ہوں گی اور بعد میں House کی کارروائی چلے گی۔

جناب سپیکر: آپ یہ کیا بات کرتے ہیں، یہ آپ کا کیا طریقہ ہے؟ I say sit down. I say sit down. یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ رعنا رضوی: جناب سپیکر! میں بہت مختصراً بات کرنا چاہوں گی اور صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم سب مسلم ہیں اور اسلام میں عورت کو بہت بڑا حق دیا گیا ہے۔ ہم سب حضرت رسول خدا ﷺ کے ماننے والے ہیں اور انہوں نے اسلام میں عورت کو اپنے حق میں بولنے کا حق دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ عورت کی آواز کو دبایا نہ جائے بلکہ اسلام پر چلتے ہوئے عورت کو بولنے کا حق دیا جائے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جناب پرویز رفیق!

جناب پرویز رفیق: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اس معزز ایوان کا ایک تقدس ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس میں ہمارا کوئی معزز ممبر جھوٹ بولے گا۔ محترمہ نجمی سلیم صاحبہ نے میری ذات کے حوالے سے اس اسمبلی میں جو فرمایا ہے وہ آپ سب نے سنا ہے۔ میں نے آپ کے سامنے اس floor پر گزارش کی تھی کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور مجھے شہباز بھٹی شہید کی دعائیہ عبادت میں جانے سے روکا گیا ہے۔ محترمہ نجمی سلیم صاحبہ ریکارڈ درست کر لیں کہ اس دن بھی جب لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ ڈاکٹر پال صاحب نے روکا ہے تو آپ سب گواہ ہیں اور آپ موجود تھے میں نے کہا کہ ڈاکٹر پال صاحب ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے اس معزز ایوان میں کہا کہ شہید شہباز بھٹی کا بھائی ڈاکٹر پال مشیر برائے وزیر اعظم پاکستان ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایم پی اے اور شہباز بھٹی شہید کے سب سے دیرینہ ساتھی کو روکے۔ محترمہ نے بات کی کہ میں نے violation کی ہے، جی ہاں میں نے violation کی ہے کہ 2-مارچ 2011 سے لے کر 2-مارچ 2012 تک مجھے شہباز بھٹی شہید نے اس اسمبلی میں بھیجا تھا کہ میں اقلیتیوں کے حقوق کی آواز بلند کروں۔ اگر میری پارٹی اور میرے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے یہ violation کی ہے تو میں ایسی violation کرتا رہوں گا اور مجھ سے کوئی حساب نہیں مانگ سکتا۔

جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ دیکھ لیں کہ آپ کی موجودگی میں مجھے لاء منسٹر صاحب نے تین بار کہا کہ CPO فیصل آباد کو ڈاکٹر پال بھٹی صاحب نے فون کیا تھا کہ پرویز رفیق کو نہ جانے دیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آل پاکستان میناریٹی الائنس جو ڈاکٹر پال بھٹی کا الائنس ہے جن کو اٹلی سے آئے ہوئے آٹھ ماہ ہو گئے ہیں اور میں 28 سال سے جدوجہد میں ہوں اگر اس الائنس سے مجھے نکال دیا گیا ہے تو پھر بھی یہ میرا بنیادی حق ہے کہ میں کسی بھی چرچ میں جاکر دعا کر سکتا ہوں اس کی ریاست، قانون اور آئین مجھے اجازت دیتا ہے۔ میں کسی بھی قبر پر جاکر کسی کے لئے دعا کر سکتا ہوں۔ اگر شہباز بھٹی شہید نے مرنے سے پہلے ڈاکٹر پال کو لکھ کر دیا ہے، APMA کی CC کو لکھ کر دیا ہے کہ پرویز رفیق کو میری قبر پر دعا نہ کرنے دینا، اسے روکو، اسے نکالو تو یہ ان کی مہربانی ہے۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ ۔۔۔

معزز ممبران: یہ ان کے گھر کا معاملہ ہے۔

جناب پرویز رفیق: بہت شکریہ

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ چاہئے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت ہو تو میں بات کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر مسرت صاحبہ!

ڈاکٹر مسرت حسن: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے آج خواتین کے عالمی دن پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں اس سلسلے میں ایک بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ گزشتہ کئی دنوں میں نیشنل اسمبلی نے خواتین کے بارے میں بہت سے بل پاس کئے ہیں ان میں ایک Violence Against Women Bill ہے دوسرا Harassment of Women in their work place ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ چونکہ اب devolution کا زمانہ ہے اور سنٹر کے سارے قوانین اور اقدامات صوبوں کو منتقل ہو رہے ہیں تو کیا یہ جائز بات نہ ہو گی کہ ہم ان Bills کو اس اسمبلی میں endorse کریں اور سب خواتین مل کر خواتین کے ان بنیادی حقوق کے لئے یہاں بھی آواز اٹھائیں جس طرح نیشنل اسمبلی میں مؤثر طریقے سے اٹھائی گئی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ڈار صاحبہ کے بعد آپ کو ایک ایک منٹ ٹائم ملے گا اس سے زیادہ ٹائم نہیں ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا کر رہے ہیں؟

معزز ممبران: یہ بھی خواتین کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ خواتین کے متعلق بات نہ کریں۔ انہیں اپنی بات کرنے دیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! خواتین کے منہ میں زبان ہے وہ خود ہی اپنی بات کر لیں گی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! میں آپ کی بڑی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے سب سے پہلے floor دیا ہے اس لئے ہم تو آپ کو appreciate کرتے ہیں۔ یہ کوئی قانون پاس ہونے لگا ہے؟ آج Women's Day پر میں سب سے پہلے تو آپ کو appreciate کرتی ہوں کہ آپ نے House میں ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں جو بھی کرنی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: اچھا جناب! میں خواتین کے حقوق کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں اگر House میں عورتوں کے حقوق پر کوئی بل لایا جائے تو اسے منظور کر لیا جائے اور حکومت کو اسے oppose نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! دو لفظ اور بھی آگے سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، مجھے کام کرنے دیں۔ خدیجہ عمر صاحبہ جلدی سے ایک منٹ میں اپنی بات کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر: خواتین کے عالمی دن پر تمام خواتین جو ہمارے House کے اندر رہیں اور پاکستان کی وہ تمام خواتین جو کسی نہ کسی حوالے سے اپنی families کے لئے struggles کر رہی ہیں وہ کسی بھی profession میں ہیں میں انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ ہم مسلم معاشرے میں پیدا ہوئے ہیں، میری اس House کے اپنے تمام بھائیوں اور پاکستان کے تمام بھائیوں سے توقع ہے کہ وہ خواتین کو وہ عزت دیں جو اسلام دیتا ہے۔ آج کی خاتون کل کی ماں ہے اور یہ اس کا حق ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، محترمہ!

محترمہ قمر عامر چودھری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! چونکہ آپ نے ایک منٹ کا ٹائم دیا ہے اس لئے میں ایک شعر کہہ کر اپنی بات ختم کروں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ آج حکومت پنجاب، مسلم لیگ (ن) اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے خواتین کی آزادی، ان کی empowerment کے حوالے سے ایک بہت ہی مؤثر package announce کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ آج کے ایجنڈے کے بعد ایک گھنٹہ ٹائم مختص کر دیں تاکہ حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے جتنی بھی ہماری خواتین بہنیں ہیں وہ اس پر مؤثر بات کر سکیں اور جو package announce کیا گیا ہے میں اس کے متعلق بھی اس ایوان کو مختصراً آگاہ کر دوں اس لئے اگر آج ایجنڈے کے بعد ایک گھنٹے کا ٹائم مختص کر دیں تو میرا خیال ہے کہ سب کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات کر لیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ مال روڈ پر کسی بھی پورٹریٹ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کا کوئی ذکر نہیں ہے، بیگم رعنا لیاقت علی کا نہیں ہے۔ پتا نہیں کون سی خواتین کے پورٹریٹ بنائے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم تھیں لیکن میں افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ ان کا کوئی پورٹریٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ لگا لیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا ہے میں اس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی گزشتہ حکومت کو خراج تحسین پیش کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں پہلے وہ کر لیں، پھر اتنے میں ٹائم ختم ہو جائے گا۔

محترمہ قمر عامر چودھری: خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دی اور اس فیصلے کی وجہ سے آج اتنی کثیر تعداد میں یہاں پر خواتین موجود ہیں۔ اب میں اپنے male members کے لئے ایک شعر عرض کروں گی۔

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

بہت شکریہ

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: بڑی مہربانی- چودھری ظہیر الدین صاحب کا توجہ دلاؤنوٹس ہے-

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر-

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر-

جناب سپیکر: پلیز اب مہربانی کریں let me proceed میں اب نہیں سنوں گا- میں آپ کو اس کے بعد ٹائم دوں گا- مجھے کچھ کام کرنے دیں- محترم چودھری ظہیر الدین صاحب! موجود نہیں ہیں-

محترمہ خدیجہ عمر: انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہو سکتا-

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے-

جناب سپیکر: انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے لیکن اس پر rule 65 apply کرتا ہے لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا توجہ دلاؤنوٹس اعجاز احمد کاہلوں صاحب کا ہے-

ننکانہ صاحب: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت کی تفصیلات

جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک موقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر 2012-03-05 کے مطابق کینیڈا کالونی ننکانہ صاحب میں ڈکیتی کے بعد فرار ہونے والے ڈاکوؤں نے تعاقب کرنے پر فائرنگ کر کے مقصود نامی شخص کو قتل کر دیا؟

(ب) متعلقہ پولیس نے اس واقعہ کے بارے میں آج تک جو کارروائی کی اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! یہ اعجاز احمد کاہلوں صاحب کا توجہ دلاؤنوٹس نمبر 1185 ہے-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے-

(ب) اس سلسلے میں مختلف ریکارڈ یافتہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور پولیس انوسٹی گیشن کھوجی اور سراغ رساں کتوں سے بھی مدد لے رہی ہے۔ اس سلسلے میں گلزار نامی ملزم کو شامل تفتیش

کیا گیا ہے۔ ایس پی انوسٹی گیشن ننکانہ خود اس ٹیم کی سربراہی کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مقدمہ within a week workout ہو جائے گا۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ابھی تک کسی بھی ملزم کی باضابطہ گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ تفتیش کرنے والے افسران نے ابھی تک ان مدعی لوگوں کو مطمئن نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی تک انوسٹی گیشن کا عمل جاری ہے اور اس میں ملزم نامعلوم ہیں۔ مدعی نے ابھی تک کسی پر پورے یقین کے ساتھ شبہ ظاہر کیا اور نہ ہی کسی کو نامزد کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اشرف سوہنا صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 7 ہے۔ جو کہ پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔ لاء منسٹر صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

ایکسیئن پی ڈبلیو ڈی کی معزز ممبر سے غلط بیانی

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے اور میں آپ سے عرض کروں گا کہ اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق نمبر 7 کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 9، شاہجہان احمد بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔

ایس اینڈ جی اے ڈی کا سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین کے حوالے سے پی اے سی نمبر 2 کی ہدایت پر عملدرآمد نہ کرنا

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی میٹنگ مورخہ 19-اگست 2009 کے دوران محکمہ

سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو ہدایت کی گئی کہ سرکاری رہائش گاہوں پر غیر قانونی قابضین کی لسٹ مرتب کی جائے اور الاٹمنٹ پالیسی کو CSR کے مطابق revise کیا جائے۔ بعدازاں مورخہ 18-اپریل 2011 کو پی اے سی-II کی میٹنگ کے دوران مسٹر سمیع سعید، اس وقت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے فرمایا کہ ان کے علم میں یہ ہدایات ہیں اور نہ ہی متعلقہ اہلکاران وافسران نے ایسا کوئی کیس پیش کیا ہے۔ اس پر کمیٹی نے اظہار برہمی کرتے ہوئے کمیٹی کی سفارشات پر عدم عملدرآمد کے معاملہ کی انکوائری کرنے اور ذمہ داری کا تعین کرنے کی ہدایت کی اور اس ضمن میں 30 دن کے اندر کمیٹی کو رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت بھی کی گئی۔ مزید برآں کمیٹی کی مورخہ 17-جنوری 2012 کو منعقدہ میٹنگ میں بھی محکمہ کی جانب سے کوئی پیشرفت رپورٹ نہ کی گئی۔ عرصہ تین سال گزرنے کے باوجود تاحال محکمہ نے ناجائز قابضین کی لسٹ فراہم کی اور نہ ہی مذکورہ انکوائری رپورٹ پیش کی جو صوبائی اسمبلی پنجاب Privileges Act,1972 کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ کمیٹی کی واضح ہدایات کے باوجود محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے افسران نے عملدرآمد نہ کر کے نا صرف معزز ایوان کی کمیٹی کے ممبران بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

(اذانِ ظہر)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس تحریک کے حوالے سے اپنے چیمبر میں ایک میٹنگ کر لیں کیونکہ اس سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ rules کے مطابق اگر کسی بھی کمیٹی کو اپنے business کو carry out کرنے کے لئے کوئی مشکلات پیش آئیں تو وہ کمیٹی اپنی رپورٹ House میں پیش کر سکتی ہے۔ وہ ایک independent تحریک استحقاق نہیں دے سکتی۔ اگر یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد ہو جاتی ہے تو پھر یہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اختیار استحقاق کمیٹی کو دینے کے مترادف ہو گا اس لئے PAC-II خود ایک رپورٹ مرتب کرے جس میں ان سب چیزوں کا ذکر کیا جائے۔ وہ رپورٹ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کی جائے اور اس پر یہ معزز ایوان فیصلہ کرے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ اس معاملے کو پہلے اپنے چیمبر میں thoroughly دیکھ لیں۔ آپ شاہجہان صاحب، قائد حزب اختلاف اور دوسرے پارلیمانی لیڈر صاحبان کو اپنے چیمبر میں بلا کر ایک میٹنگ کر لیں اور پھر اس تحریک کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو فی الحال pending کیا جاتا ہے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک عرض کروں گا کہ اس مسئلے کا بنیادی طور پر Parliament کی sovereignty کے ساتھ linked ہے۔ ہم لوگوں کی اصل ذمہ داری government bodies پر accountability exercise کرنے کی ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ وقفہ سوالات میں اکثر محکمہ جات سوالات کے جوابات accurate نہیں دیتے یا پھر inordinate delays ہوتے ہیں۔ بعض اوقات جوابات آنے میں تین تین سال لگ جاتے ہیں۔ میں نے اپنی تحریک میں جس Privileges Act,1972 کا حوالہ دیا ہے اس کا relevant section میں یہاں پر quote کرنا چاہتا ہوں۔

> **10. Summoning of witnesses. (1)** Subject to the provisions contained in sub-section (7), the Assembly or any Committee thereof may direct any person to appear before the Assembly or the Committee, as the case may be, and to produce or cause to be produced any paper, book, record or document in the possession or under the control of such person.

تو اس میں obviously privilege breach کیا گیا تو آپ سے میری درخواست یہ ہے کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے، رانا صاحب اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کریں گے۔ ابھی اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 12 جناب محسن لطیف کی ہے۔

ایس پی ریلوے لاہور کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ

جناب محسن لطیف: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 9-فروری 2012 کو باجہ لائن مغلپورہ لاہور میں مقیم آبادیوں پر ریلوے پولیس نے آپریشن کیا جس پر علاقہ کے مکینوں نے مجھے فون کیا۔ میں موقع آپریشن پر پہنچ گیا اور میں آپریشن

کروانے والے ایس پی ریلوے پولیس احمد مختار کو ملا۔ میں نے ابھی اپنا تعارف ہی کروانا شروع کیا تو اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی سٹک کو میری کمر پر دے مارا اور ساتھ ہی دھکا دے دیا اور موصوف ایس پی نے اپنے ہاتھ میں پکڑا دستی پستول بھی میری طرف مسلسل تانے رکھا اور ساتھ ہی عوام پر براہ راست فائرنگ کا حکم دے دیا اور سیدھے سیدھے فائر عوام کی طرف چلنے شروع ہو گئے اور پولیس نے آنسو گیس کے شیل بھی برسانے شروع کر دیئے۔ جب فائرنگ ہو رہی تھی گولیاں میری طرف سیدھی اور دائیں بائیں گزریں تھیں۔ یہ تو میری زندگی تھی کہ میں زندہ بچ نکلا۔ ورنہ ایس پی نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی کہ میں زندہ رہ سکوں۔ موصوف ایس پی کے اس ہتک آمیز اور جان لیوا روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بڑا serious allegation ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں عرض کرنی چاہوں گا کہ ان سب تحاریک التوائے کار کے نوٹسز ہمیں کل ہی موصول ہوئے ہیں ان میں سے کسی تحریک کا جواب میری فائل میں موجود نہیں ہے اس لئے انہیں pending ہی کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین خان، محترمہ ساجدہ میر، پیر خضر حیات شاہ کھگہ، جناب طاہر اقبال سندھو، ڈاکٹر سامیہ امجد اور سیدہ ماجدہ زیدی کی تحاریک التوائے کار next week تک pending کر دی جائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ میری تحریک التوائے کار نمبر 293 کو اگلے اجلاس تک pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 293 کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر پنجاب زمیندارہ کالج گجرات کے متعلق آپ سے personal request کی تھی اور آپ نے حکم فرمایا تھا کہ آپ تحریک التواء کار جمع کروائیں تو میں نے تحریک جمع کروائی لیکن آپ نے اسے disallow کر دیا۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ میرے پاس اُس تحریک کی کاپی پڑی ہے تو مجھے وہ تحریک پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: مجھے یہ تحریک دوبارہ دکھادیں، میں اسے چیک کر لوں گا اگر یہ تحریک بنتی ہوئی تو آپ کو ضرور موقع دیا جائے گا۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! یہ تحریک پھر لیٹ ہو جائے گی۔ ابھی تک وہ معاملہ لٹکا ہوا ہے، کالج میں روزانہ strikes ہو رہی ہیں اور ابھی تک وہاں سے اُس پروفیسر کو نہیں ہٹایا گیا۔ اُس پروفیسر نے نوجوان بچی پر ہاتھ اُٹھایا ہے اور الیکشن کمیشن نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بھی ایک تھپڑ کی بات ہے اور یہ بھی ایک تھپڑ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: مجھے اس تحریک کی ایک کاپی دیں، لاء منسٹر صاحب کو بھی ایک کاپی دیتے ہیں اور اُس کے بعد اس تحریک کے حوالہ سے کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! خادم اعلیٰ لیپ ٹاپ کی تقسیم کے سلسلہ میں کل سرگودھا تشریف لے گئے۔ وہاں سرگودھا ڈویژن کے وکلاء نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی خواہش کی تو اُس وقت انتظامیہ کے ساتھ وکلاء کی جھڑپ ہوئی جس میں کافی سارے وکلاء زخمی ہوگئے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ تعلیمی اداروں کو آج جس طرح سیاسی ادارے بنایا جا رہا ہے، طلباء کو سیاسی رشوت دی جا رہی ہے---

جناب سپیکر: کاہلوں صاحب! میں اس طرح آپ کو ٹائم نہیں دیتا۔ آپ کو اگر کوئی مسئلہ ہے تو آپ کوئی چیز لکھ کر لے آئیں۔ (قطع کلامیاں)

You are not allowed now. آپ ایسے کیسے بول سکتے ہیں جب میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا؟ آپ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

MR SPEAKER: The Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 3 of 2012. Minister for Law! Now, we take up.

مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012."

کورم کی نشاندہی

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر 2 بج کر 55 منٹ پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میں لابی میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اندر تشریف لے آئیں۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اجلاس کی کارروائی کے لئے ایک گھنٹہ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کیا میں دوبارہ motion کو پڑھوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پڑھ چکے ہیں اب میں نے repeat کرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

(---جاری)

MR SPEAKER: The motion moved:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012."

(The motion was unanimously carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: First Reading Starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم)کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I move

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Colonies, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Colonies, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Colonies, be taken into consideration at once."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill, 2012 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill, 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is unanimously passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011. Minister for Law!

مسودہ قانون (تنسیخ) پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ پنجاب مصدرہ 2007 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر (2)225 کے تحت خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011."

(The motion was unanimously carried.)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (تنسیخ) پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ پنجاب مصدرہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is unanimously passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011). Minister for law!

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Services & General Administration, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Services & General Administration, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Services & General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 be passed."
>
> None opposed it. The motion moved and the question is:
>
> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was unanimously carried.)

(The Bill is unanimously passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011 (Bill No.52 of 2011). Minister for law!

مسودہ قانون (تنسیخ)(توثیق احکامات) کمشنرز بحالیات مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

None opposed it. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011 be passed."

None opposed it. The motion moved and the question is:

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011 be passed."

(The motion was unanimously carried.)

(The Bill is unanimously passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal)(Amendment)Bill 2011 (Bill No.53 of 2011). Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص

مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PALIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as recommended by

the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

None opposed it. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

MR SPEAKER: Now, third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, be passed."

None opposed it, the motion moved and the question is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is unanimously passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. We take up the Walled City of Lahore Bill 2011 (Bill No.44 of 2011). Minister for Law!

مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Ch Zahir-ud-din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Abbas Chaudhary, Mr Muhammad Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Ch Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi,

Dr Faiza Asghar, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Ch and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: Sir I move:

> "That the Walled City of Lahore Bill 2011, as Recommended by the Standing Committee on Planning and Development be, circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 31st of March 2012."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Walled City of Lahore Bill 2011, as Recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 31st of March 2012'."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر کہ اتنے اہم مسئلے پر انتہائی پر سکون ماحول میں مجھے اپوزیشن اور بات کرنے کا دوبارہ موقع ملا ہے اور بات یہ ہے کہ سب نے کھانا کھایا ہوا ہے صرف اکیلی میں نے نہیں کھایا۔

جناب سپیکر: میں نے بھی نہیں کھایا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: چلیں! ہم دونوں نے نہیں کھایا۔ یہاں پر walled city کی بات ہو رہی ہے۔ میں بھی لاہور سے belong کرتی ہوں، شادی خانیوال ہو گئی مگر میکہ میرا یہی ہے لیکن اسی کی consideration میں جو walled city سے محبت، اس کی جڑ اور heritage ہماری کم از کم بھی اگر ہم Indus Valley Civilization میں جائیں تو لاہور کی history as for as 3000 years plus جاتی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ اس میں میرے صرف چند ایک objections ہیں۔ میں سب سے پہلے یہ کہہ دوں کہ میں باقی تمام amendments withdraw کرتی ہوں اور صرف

اسی ایک point پر سارا کچھ سمیٹنے کی ضرور کوشش کروں گی۔ صرف اس لئے کہ یہاں پر اس وقت لوگ کم ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس میں جب آپ نے define کیا ہے کہ Walled City کیا ہے تو اس میں یونین کونسل 27,28,29,30 منٹو پارک اور اقبال پارک کی specification کی گئی ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ لاہور میں جو heritage ہے وہ بہت ساری جگہوں پر موجود ہیں اور اس میں کئی کہانیاں موجود ہیں جو اس ساری civilization کی اصل history ہے۔ ہر اینٹ بولتی ہے، ہر پتھر میں نشانیاں ہیں۔ اگر آپ ڈیزائن دیکھیں تو وہ ہر بادشاہ کی جیت اور ہار کی کہانی ضرور سناتے ہیں۔ Heritage وہ چیز ہے کہ جس کے بغیر ہم کچھ نہیں۔ اگر ہم نے ان چیزوں کو preserve کرنا ہے تو میرے خیال میں صرف یونین کونسل 27,28,29,30 یا منٹو پارک اور اقبال پارک تک محدود رکھنا wisdom نہیں ہے۔ ضرور آواز اٹھے گی، باقی جگہوں سے بھی آواز اٹھے گی اور باقی یونین کونسلوں سے بھی آواز اٹھے گی اس لئے کہ civilization یا بادشاہوں کی چیزیں جو دفن ہو گئیں، زمین کی ممتا نے اپنے اندر ان civilizations کی غلطیوں کو سمو لیا اسی کی بات اس میں لکھی ہے۔

جناب عالی! مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ادھر جتنی بھی فیملیز بیٹھی ہیں کہیں نہ کہیں وہ پیچھے اپنے heritage کو بھی connected ہیں لہذا میرا نہیں خیال کہ اگر آپ اس بل کو صرف 27,28,29,30 منٹو پارک اور اقبال پارک تک محدود رکھیں گے تو پھر یہ کس قسم کی wisdom ہو گی۔ ہاں اس پر آواز ضرور اٹھے گی اسے بڑھانے کے لئے اس لئے میری استدعا ہے کہ اس بل کو دوبارہ study کریں اور اخباروں میں circulate کریں تاکہ لوگ سنیں، دیکھیں۔ کیونکہ کئی لوگوں کے آباؤ اجداد کی بہت قیمتی اشیاء بھی موجود ہیں ان تمام کو safe کرنے میں صرف ان چند جگہوں کا ہی حق نہیں ہے بلکہ پورے لاہور کا حق ہے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ کلاز 4 میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہم اسے revise کرنے کے لئے اسے variable terms میں کریں گے۔ جب ہمارا دل چاہے گا ہم اس کو revise کر لیں گے، جب نہیں چاہے گا تو نہیں کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کام مستقل مزاجی سے نہ کیا جائے اور اسے follow up نہ کیا جائے تو وہ اپنے معنی کھو دیتا ہے۔ وہ initiate تو ہو جاتا ہے لیکن اس کے بعد maintain نہیں ہو سکتا۔ اپوزیشن کی جانب سے ہماری یہ suggestion ہے کہ ہر تین سال کے بعد review کیا جائے اور اس اسمبلی میں بھی اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ ہر تین سال بعد اس کی term and conditions طے کی جائیں جس میں آپ نے اس heritage کو revise کرنا ہے یا اسے

reviveکرنا ہے،اس کے حالات دیکھنے ہیں،اس کے اخراجات دیکھنے ہیں،ان باغوں کی سیر پر ٹکٹ لگانی ہے یا وہاں آنے جانے کی بات کرنی ہے، وہاں Walled City کے لوگوں کے رہنے کے حقوق reviseکرنے ہیں تو ان تمام چیزوں کو variableاور ایک مبہم سی termکے حوالے نہ کیا جائے بلکہ اسے ہر تین سال کے بعد reviseہو جائے۔

جناب والا!کلاز10 میں directorates بنانے کی بات ہوئی ہے اور لکھا ہے کہ دو Directorates بنائے جائیں گے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ دو سے زیادہ نہ بنائے جائیں۔Any number of Directoratesرکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ایک یا زیادہ سے زیادہ دو تاکہ کام سمٹا رہے، کم خرچ اور بالا نشیں ہو۔اس میں بھی ایک wide open termچھوڑ دی گئی ہے کہ any number of Directorates۔اگر آپ یہ بنائیں گے تو اسے manageکرنا شاید اتنا feasible اور cost effective نہ ہوگا اس لئے ہماری amendmentsمیں یہ بھی شامل تھا جو میں اس وقت سمیٹ رہی ہوں کہ اس بل میں یہ چیزیں revise ہونے والی ہیں لہذا اسے circulateکریں اور لوگوں سے بھی تو پوچھیں کہ جب وہ اپنے کام کرانے جاتے ہیں یا ان directoratesمیں جاتے ہیں تو ان کی کس طرح سے shunting کی جاتی ہے۔اگر اس چیز کو سمیٹ کر ایک یا دو Directoratesتک کر لیں گے تو لوگوں کا ٹائم ضائع نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر!چوتھی بات یہ ہے کہ کلاز34 میں acquisition of propertyکی بات کی گئی ہے۔جب ہم walled cityمیں سے ان گھروں کو acquireکریں گے for the purposes of saving of heritageتو اس acquisition of propertyکے لئے بھی مارکیٹ ریٹ کی کوئی بات نہیں کی گئی۔اس کا مارکیٹ ریٹ fixکرنا انتہائی ضروری ہے۔ سیالکوٹ میں آج دلیپ کمار صاحب بھی آ گئے کہ میرا ابھی پشاور میں گھر موجود ہے اور بھی لوگ آئے ہیں۔یہاں پر لوگ پیدا ہوئے ہیں وہ اپنے آبائی گھروں کو اتنی آسانی سے بغیر کسی مارکیٹ یا ڈی سی ریٹ کے فروخت کرنے کو تیار نہیں ہوں گے لہذا کلاز34 میں بھی amendmentکی ضرورت ہے کہ acquisition of property جس وقت کی جائے گی اس وقت مارکیٹ ریٹ کو assessکرنا بھی لازم قرار دیا جانا چاہئے۔اگلی بات یہ ہے کہ کلاز 36 میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جتنے بھی گھر acquireکئے جائیں گے وہ لوگ خود بخود آئیں گے اور اس اتھارٹی کو آکر رجسٹر کریں گے۔ کوئی چھوٹے ہیں، کوئی بڑے ہیں، کوئی چلے گئے اور جو پڑھے لکھے نہیں ہیں جو walled city میں موجود ہیں جن کو شاید گھروں میں سے باہر آکر ان

procedures کے جھنجھٹ میں پڑنے کی عادات نہیں ہیں وہ لوگ یہاں نہیں آئیں گے۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ گورنمنٹ یہاں پر یہ کہتی کہ ہم door to door survey کریں گے، ہم ہر فرد کے ذمہ دار ہیں، ہم ہر گھر کے ذمہ دار ہیں، ہم ہر گھر، ہر دیوار اور ہر دروازے کے ذمہ دار ہیں۔ door to door survey کرنے کے بعد رجسٹریشن ہو جاتی۔ کئی لوگ ایسے بھی ہیں جن کے ہم نے incidents دیکھے ہیں کہ پرانے ترین گھر کو collapse کر جاتے ہیں، چھپانے کے لئے ہی اس میں فیکٹریاں بنا دیتے ہیں اور کئی کئی دن لوگ اس کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں۔ جب تک گورنمنٹ خود جا کر door to door survey نہیں کرے گی، جب تک وہ خود جا کر ان چیزوں کا حال نہیں دیکھے گی، ان تنگ گلیوں میں جا کر ان گھروں میں جہاں پر شاید ایک ایک، دو دو مرلے کے گھروں میں بھی سترہ سترہ، اٹھارہ اٹھارہ لوگ دعویدار بیٹھے ہیں ان کے مسائل حل نہیں ہوں گے لہذا ہماری amendments میں ایک suggestions یہ بھی تھی کہ آپ اس کا door to door survey کریں۔ Director General کی qualification بھی اسی میں specify کر دی گئی ہوتی تو اچھا تھا۔ یہ تو چند ایک وہ باتیں ہیں جو میں نے اس بحث کو سمیٹنے کے لئے یہاں اٹھائی ہیں۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اسے public opinion کے لئے دوبارہ بھیجا جائے۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو ان جگہوں کی، ان heritage کی اور ہماری وراثت کی قدر و قیمت کو بہت زیادہ جانتے ہیں۔ وہ اس سے پیار کرتے ہیں اور اپنے آپ کو identify کرتے ہیں۔ آج ہم اس اسمبلی کو جہاں ہم کھڑے بات کر رہے ہیں اسی ہال کو دیکھ لیجئے۔ آپ اگر چھت کی طرف دیکھیں گے تو چڑھتے سورج کا insignia بنا ہے۔ جو pillars ہیں یہ بھی heritage کا ایک حصہ ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ پنجاب اسمبلی ان تین یونین کونسلز یا اس heritage میں آتی ہے یا نہیں آتی۔ یہ balcony دیکھیں یہ balcony veneration ہے۔ یہ شیشے دیکھیں، اپنا roster دیکھیں یہ تمام heritage ہی ہیں لہذا میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جہاں پنجاب اسمبلی کی اپنی بلڈنگ بھی ایک بہت بڑے heritage کا نمونہ ہے تو یہ protection پورے لاہور کے لئے ہو بلکہ اسے پورے پنجاب کے لئے ہونا چاہئے۔

جناب والا! میں تلنبہ کی بھی بات کروں گی جہاں میں شادی کر کے گئی ہوں۔ آپ یقین کریں کہ موہنجوداڑو میں تو area excavation کی گئی۔ وہاں پر ایک وقت کی لائبریری ہے جس کی 34 فٹ گہری خندق depth excavation کی گئی۔ آپ سب سے نیچے چلے جائیں وہ کتب کی ایک ایسی الماری ہے کہ آپ کو سب سے نیچے اپنی heritage کے coins، گھوڑے کے ڈھانچے، ہڈیاں اور bricks

ملیں گی تو پانچ ہزار سال کی history تلنبہ کی اس ایک خندق میں بھی موجود ہے۔ میں نے بھی اسے اپنی کتاب میں سمونے کی کوشش کی ہے۔ کہنے کا مقصد ہے کہ یہ heritage کو save کرنے کا اتنا اہم بل ہے جو ہماری شناخت ہے، یہ ہماری غلطیاں ہیں، یہ ہماری اچھائیاں ہیں اور یہ ہمارا سب کچھ ہے۔ اس کو صرف اور صرف تین یونین کونسلز میں سمیٹنا بالکل اچھا نہیں ہے۔ میں یہ درخواست کروں گی کہ اس بل کے domain کو بڑھایا جائے پورے پنجاب کو اس بل کے domain میں لیا جائے، ہم بعد میں sections کرتے رہیں گے۔ اگر آج صرف لاہور کے لئے اور لاہور کے بھی صرف اندرون شہر کے لئے بل پاس ہو گیا تو بہت سارے لوگ اس سے محروم رہ جائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کا اس حوالے سے شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے اس بل کو اصولی طور پر support کیا۔ انہوں نے بعض چیزوں کی نشاندہی کی ہے اور ان کا یہ خیال ہے کہ ان چیزوں کا بھی اس میں اضافہ ہونا چاہئے تاکہ جس مقصد کے لئے اس بل کو آج یہ معزز ایوان legislate کرنے جارہا ہے یہ تمام چیزیں اس میں covered ہوں۔ میں ایک پیرا پڑھ دیتا ہوں جو کہ ہم اس Bill میں legislate کرنے جارہے ہیں جو اس کی ایک بنیادی روح ہے۔

> Government has decided to bring legislation with salient features of a separate independent authority
>
> یعنی یہ ایک separate independent authority ہوگی۔
>
> With necessary poses for the conduct of all functions required for conservation of heritage and Municipal Administration for Lahore Walled City

یعنی یہ بڑی comprehensive legislation ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ اگر اس میں کوئی چیز سردست ایسی محسوس ہو رہی ہے کہ وہ cover نہیں ہے تو یہ اتھارٹی independent ہوگی اور جو کہ all functions for conservation of heritage and Municipal Administration کے لئے required ہوں گے تو اتھارٹی یہ کرنے کے لئے ان کا اختیار لینے پر قادر ہو گی اور یہ معزز ایوان اس independent authority کے initiative پر جب بھی کوئی وقت محسوس کرے گا تو وہ اس law کو دوبارہ amend کرنے یا اس میں کوئی چیز add کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری اہم بات جو انہوں نے مارکیٹ ریٹ کے حوالے سے کی ہے میں اس بارے میں clear کر دوں کہ acquisition act میں باقاعدہ یہ درج ہے، اس پر ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کی authorities موجود ہیں، یہ چیز fully interpret ہے اور اس کی تشریح موجود ہے۔ یہ through court decision مسلمہ ہے کہ جب بھی کسی کو پراپرٹی require ہو گی تو اسے مارکیٹ price ہی دی جائے گی۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Walled City of Lahore Bill 2011, as Recommended by the Standing Committee on Planning and Development be, circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 31st of March 2012."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Walled City of Lahore Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 45

MR SPEAKER: Now, Clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 46

MR SPEAKER: Now, Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 47

MR SPEAKER: Now, Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 48

MR SPEAKER: Now, Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اجلاس کا ٹائم پندرہ منٹ اور بڑھا دیا جائے۔

CLAUSE 49

MR SPEAKER: Now, Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 49 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 50

MR SPEAKER: Now, Clause 50 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 50 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 51

MR SPEAKER: Now, Clause 51 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 51 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 52

MR SPEAKER: Now, Clause 52 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 52 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 53

MR SPEAKER: Now, Clause 53 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 53 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 54

MR SPEAKER: Now, Clause 54 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 54 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 55

MR SPEAKER: Now, Clause 55 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 55 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 56

MR SPEAKER: Now, Clause 56 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 56 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 57

MR SPEAKER: Now, Clause 57 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 57 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011 be passed."

None opposed it, the motion moved and the question is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ارشد صاحب!

وفاقی حکومت سے ٹرین ڈرائیوروں کے مطالبات پورے کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج پورے پاکستان کے اندر ٹرینوں کے ڈرائیوروں نے ہڑتال کی ہوئی تھی اور مسافر پریشانی کے عالم میں تھے جبکہ خصوصی طور پر طلباء، زمیندار اور مزدور طبقہ بڑی بری طرح damage ہوا ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ پورے پاکستان میں ٹرینوں کے 2200 ڈرائیور ہیں جو 2700 ڈرائیوروں کی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ 2010 میں جو وعدے کئے گئے تھے وہ آج تک محکمے اور وزیر اعظم صاحب نے پورے نہیں کئے لہذا میں آپ کی اور اس House کی وساطت سے مرکزی حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ عوام کا مسئلہ ہے اور ان کے ایک وعدے کی خلاف ورزی پر پورے پاکستان کی عوام disturb ہو رہی ہے اس لئے انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اور انہیں یہ معاملہ حل کرنا چاہئے چونکہ یہ عوام سے related ہے۔ شالیمار ٹرین اور عوامی ایکسپریس جو کراچی سے لاہور آنی تھیں ان کے مسافر ریلوے سٹیشنوں پر بیٹھ بیٹھ کر تھک گئے اس سے تقریباً 17 ٹرینیں disturb ہوئی ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بھی وضاحت کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کس کی وضاحت چاہتے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یا تو آپ انہیں بھی ٹائم نہ دیتے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کیا؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ انہیں ٹائم نہ دیتے یا پھر اب مجھے بھی وضاحت کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر انہوں نے کوئی ایسی بات کرنی ہے تو قرارداد کی شکل میں House میں لائیں۔

جناب سپیکر: متفقہ لائیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر وفاقی حکومت کو کوئی پیغام دینا ہے تو rules کے مطابق انہیں قرارداد لانی چاہیئے تاکہ ہم اس پر اس کی وضاحت بھی کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں جی، اسے valid کرتے ہیں -

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ایک burning issue ہے اور عوام اس پر پریشان ہے، اس لئے میں نے relevant بات کی ہے۔

جناب سپیکر: خواتین میں سے کوئی بات کرنا چاہیں گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ آج وقت زیادہ ہوگیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وقت زیادہ کہاں ہوا ہے؟ ابھی تو پانچ منٹ رہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔ آج آپ نے جس speed سے lengthy legislation کی ہے اس سے آپ نے ہمارے سب اندازے اور مُغالطے دُور کر دیئے ہیں۔ اس سے تو لگتا ہے کہ آپ کی عمر 74 نہیں بلکہ 47 سال ہے۔ آج آپ نے تیزی کے ساتھ legislation کر کے ہر چیز کو اُلٹ ثابت کر دیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ چونکہ آج وقت زیادہ ہوگیا ہے اور ہم Women's Day کے لئے خصوصی طور پر ایجنڈا رکھ رہے ہیں۔ کل وقفہ سوالات کے بعد ہماری بہنیں اس سلسلے میں بات کر سکیں گی۔ آپ بے شک معزز خواتین ممبران سے تقریر کرنے کے لئے نام لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وہ معزز خواتین ممبران جو کل اس موضوع پر بات کرنا چاہتی ہیں اپنے نام میرے دفتر میں یا سیکرٹری اسمبلی کے پاس لکھوا دیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل مورخہ 9۔مارچ2012 بروز جمعہ صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔